بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۝

جامعہ عثمانیہ پشاور کا ترجمان

نومبر

شعبان/رمضان ۱۴۲۲ھ

پشاور

پاکستان

العصر

مطبوعہ

ماہنامہ

مدیر مسئول

مفتی غلام الرحمٰن

جامعہ عثمانیہ

نوتھیہ روڈ پشاور

توابل الادم

سولہ ۱۶ اجزاء مجموعہ

بنوں

سالن مصالحہ

مرچ سرخ، دھنیا، ہلدی، لہسن، میتھی، زیرہ، کالی مرچ
دار چینی، جلوتری، الائچی کلاں، ابجورہ، انار دانہ، تیز پتہ
جائفل، لونگ، اور ٹماٹر پاؤڈر

تیار کردہ:- حاجی مقبول الرحمٰن، شاقیاز خان

گل آباد کالونی دلزاک روڈ پشاور - پاکستان

جامعہ عثمانیہ پشاور کا ترجمان

ماہنامہ العصر پشاور

زیر سرپرستی

حضرت مولانا حکیم لطف الرحمٰن صاحب زید مجدہم

مجلس ادارت

مدیر مسؤل
مفتی غلام الرحمٰن

نائب مدیر

مولانا ذاکر حسن نعمانی

مجلس مشاورت

مولانا حسین احمد
مفتی نجم الرحمٰن

قانونی مشیر

نثار خان ایڈووکیٹ

نومبر ۲۰۰۱ء شعبان / رمضان ۱۴۲۲ھ جلد ۷ شمارہ ۱۱

فہرست مضامین

محاسن القرآن	مفتی غلام الرحمٰن	۶
اسلام میں باقاعدہ فوج کا تصور	مفتی ذاکر حسن نعمانی	۱۰
مجلس شوریٰ کے سالانہ اجلاس کی کاروائی	مولانا تحمید اللہ جان	۲۳
وفاق المدارس اس کے امتحانات اور نتائج	مولانا حسین احمد	۳۱

پوسٹ بکس نمبر ۱۲۰۹ پشاور صدر - صوبہ سرحد پاکستان فون ۲۷۳۵۶۱-۰۹۱

پبلشر و دفتر: مفتی غلام الرحمٰن نے وحدت پرنٹنگ پریس خیبر بازار پشاور سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ العصر جامعہ عثمانیہ، عثمانیہ کالونی نوتھیہ روڈ پشاور صدر سے شائع کیا

بدل اشتراک فی پرچہ ۱۰ روپے / سالانہ اندرون ملک ۱۰۰ روپے بیرون ملک ۲۰ ڈالر کی قیمت

اداریہ — صدائے عصر

طالبان کی حکمت عملی !!!

سات سال قبل افغانستان کے سیاسی افق پر ﴿طالبان﴾ کی نمو داری اور پھر مختصر وقت میں بغیر کسی مزاحمت کے ملک کے پچانوے فیصد علاقہ پر چھا جانا پوری دنیا کے لئے ایک حیران کن موقعہ تھا چنانچہ بعض لوگ اس کو شاہ پرستوں کا قیام سمجھ رہے تھے کوئی پاکستان کی آئی ایس آئی کی محنت اور کوئی امریکہ کے سی آئی اے سے ان کا ناطہ جوڑ رہا تھا لیکن حالات نے ثابت کر کے دکھایا کہ یہ تمام مفروضے غلط اور بے بنیاد تھے بلکہ ﴿طالبان﴾ افغانستان کے جنگ زدہ معاشرہ اور زبوں حال قوم کے لئے تحفہ خداوندی تھے جن کی بے لوث جذبہ خدمت نے افغان معاشرہ کو ایک انقلابی سوچ دی ﴿طالبان﴾ نے اکیسویں صدی میں اسلامی نظام خلافت کا وہ کامیاب نقشہ پیش کیا جو ابھی تک موجودہ حالات کی رو سے صرف علمی دنیا کے کتب خانوں میں محفوظ تھا ﴿طالبان﴾ نے افغان معاشرہ میں امن وامان اور سکون وچین کی ایسی فضا قائم کی جس کے لئے آج تہذیب کی علمبردار سوسائٹی ترس رہی ہے- اسلامی امارت کی کامیابی سے جمہوریت کے ایوانوں میں ایسا زلزلہ آیا کہ کمیونزم کی طرح اس کو اپنی موت نظر آئی چنانچہ امریکہ بہادر کی قیادت میں کفر کی پوری دنیا متحد ہو کر لڑی اور افسوس یہ ہے کہ بش ڈنکے کی چوٹ پر صلیبی جنگ کہنے کے باوجود، ستاون اسلامی ممالک نے بھی کفار کی ہاں میں ہاں ملا کر اسلامی امارت کا خاتمہ، ایک بڑی کامیابی سمجھنے لگے- یہ تو آگے جا کر وقت ثابت کرے گا کہ اسلامی ممالک کے سربراہان نے اجتماعی خودکشی کا ارتکاب کر کے کتنا بڑا جرم اور ظلم کیا- لیکن موجودہ وقت میں ﴿طالبان﴾ کی پسپائی اسلامی دنیا کے لئے بڑا المیہ ہے حکمرانوں کو چھوڑ کر معاشرہ کا ہر مسلمان ان حالات پر نہایت افسردہ اور پریشان ہے- آج آلات نشریات پر طالبان کی

پسپائی کی خبریں مسلمانوں کے زخموں پر نمک پاشی کے مترادف ہے پھر بھی طالبان مستقبل سے پرامید ہیں- ﴿طالبان﴾ نے بغیر کسی پروپیگنڈہ کے اسلامی دنیا کے دلوں مین جو جگہ بنائی یقیناً یہ ان کا گرانقدر سرمایہ ہے- یہی جذبات آئندہ جا کر ان کے لئے ہتھیار کا کام دیں گے- ﴿طالبان﴾ کے آنے کی طرح آج عارضی طور پر افغانستان کی سیاست کے منظر سے غائب ہونا دنیا کے لئے عجوبہ سے کم نہیں، سولہ لاکھ سے زائد بم برسانے سے ﴿طالبان﴾ کے حوصلہ پست نہ ہوئے اور نہ آتش وآہن کی موسلادار بارش نے ان کو مرعوب کیا- امریکہ افغان قوم کو اسلامی زندگی اختیار کرنے اور اسلامی نظام اپنانے کے جرم کی سزا دینے کے لئے نت نئے طریقوں کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ اچانک حالات نے ڈرامائی انداز اختیار کر کے امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو حیران کیا افغانستان کے سیاسی نظام چلانے کے لئے پینٹا گون کا بنایا ہوا نقشہ ادھورا رہ گیا اور سابق شاہ ظاہر شاہ کو امریکہ لانے کے لئے جو منصوبہ بنایا تھا وہ مکمل طور پر فیل ہوا چنانچہ آج امریکہ حیران وپریشان ہے کیونکہ اس کے منشا کے خلاف اس کے دیرینہ دشمن روس کا پروردہ ﴿شمالی اتحاد﴾ کابل میں داخل ہو کر حکومت بنانے میں مصروف ہے- امریکہ کے منشاء کی ناکامی درحقیقت ﴿طالبان﴾ کی بڑی کامیابی ہے کیونکہ طالبان کو ایک محاذ پر دو دشمنوں کا سامنا تھا- ایک ایسا دشمن، جو نہایت عیار ومکار اور جبر وتشدد کا علمبردار، امریکہ تھا، جو پوری دنیا پر اقتدار کی خوش فہمی میں مبتلا ہے اور دوسرا دشمن اندرون ملک ﴿شمالی اتحاد﴾ تھا جس میں وہ لوگ بھی شامل تھے، جو قدیم دور میں جہادی میدان کے شہسوار تھے لیکن حالات کی ستم ظریفی نے انکو ان لوگوں کی صف میں لا کھڑا کر دیا، جن کے خلاف انہوں نے طویل جدوجہد کی تھی- دونوں دشمنوں میں نمایاں فرق ہے اور دونوں سے بیک وقت نبرد آزما ہونا ﴿طالبان﴾ کے دائرہ اختیار میں نہیں تھا اس لئے بڑے دشمن کے خواہشات کو کامیابی کا موقعہ نہ دینا بذات خود طالبان کی بڑی کامیابی ہے- مزید برآں ﴿شمالی اتحاد﴾ کو اقتدار کا موقعہ دینا طالبان کے درخشاں مستقبل کا پیغام ہے- کیونکہ اس میں وہ لوگ شامل ہیں جو ایک

Scanned with CamScanner

دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں، آخر ربانی اور جنرل فہیم دونوں کے درمیان ﴿طالبان دشمنی﴾ کے سوا کونسا مابہ الاشتراک ہے- اس لئے ان لوگوں کا ایک دوسرے کے ساتھ چلنا مشکل ہے- یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے اقتدار کے تحفظ کے لئے سب کچھ قربان کریں گے یہ مشکل ہے کہ افغانستان میں وہ امن بحال ہو جو ﴿طالبان﴾ کے دور میں قائم رہا اس لئے افغانستان کو دوبارہ مقامی کمانڈروں کے رحم وکرم پر چھوڑ کر وسیع البنیاد حکومت کی بجائے نئی حکومتوں کے قائم ہونے کا خدشہ ہے اندرون ملک کے حالات سے لوگ مجبور ہو کر دوبارہ طالبان کے حوالہ کریں گے- ﴿طالبان﴾ کی موجودہ حالت تجرباتی مراحل کا بہترین موقع ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ انسان خطا کا پتلا ہے اور ﴿طالبان﴾ سے بھی سات سالہ دور میں کئی غلطیاں ہو چکی ہیں جن کی وجہ سے امریکہ کو ان کے خلاف کاروائی کرنے کا موقعہ ملا ﴿طالبان﴾ جس دور میں اسلامی خلافت کا جو نقشہ پیش کر رہے تھے، عصری حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کے کچھ تقاضے تھے جن کا احساس ضروری تھا لیکن ﴿طالبان﴾ جوش میں آکر ان حالات کی نزاکت کا ادراک نہ کر سکے ﴿طالبان﴾ نے اخلاص وللھیت سے تو دنیا کے کونے کونے میں رہنے والے مسلمانوں کے دل موہ لئے لیکن اسلامی دنیا کے نامور علماء اور جدید حالات کے مطابق اسلامی خلافت کے بارے میں مثبت سوچ رکھنے والوں کے تجربات سے استفادہ نہیں کیا جس کی وجہ سے عیار دشمن کی چالاکی کا گر نہ سمجھ سکے اور غیر متوقع حالات کا سامنا ہوا- چنانچہ ردعمل کے طور پر آج اسلامی اقدار کی جو تحقیر اور تذلیل ہو رہی ہے اس سے مسلمانوں کے جذبات کو نہایت ٹھیس پہنچ رہی ہے- ﴿طالبان﴾ اس تجربہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے طویل سفر کے لئے راہ عمل متعین کریں گے- کیونکہ حالات بتا رہے ہیں کہ ﴿طالبان﴾ کے اس سفر کی منزل مراد آئندہ صرف افغانستان نہیں بلکہ پوری دنیا کے مظلوم مسلمان کو ﴿طالبان﴾ کے جذبہ اخلاص میں اپنی نجات کی راہ نظر آ رہی ہے- اگر گہری نظر سے حالات کا مطالعہ ہو تو مسلمانوں کو اجتماعی

طور پر افغانستان کے واقعات سے سبق سیکھنا چاہیئے کہ افغانستان کے پرامن معاشرہ کو لوٹنے کے اسباب وعوامل کیا ہیں؟ اور آئندہ جاکران سے تحفظ کا ذریعہ کیا ہے؟ دنیا کے کونے کونے میں اسلامی انقلاب کے لئے کوششیں ہو رہی ہیں جہاں سے اسلامی تحریک اٹھتی ہے، تو افرادی قوت اس کو مل جاتی ہے لیکن بہت جلد ہی عیار دشمنوں کے مظالم کا شکار ہو کر تحریک دم توڑ دیتی ہے- الجزائر اور ترکی کی مثال ہمارے سامنے ہے جہاں جمہوری طریقہ سے بھی جب اسلام پسند لوگ میدان پر حاوی ہوئے تو کیسی چالاکی سے اس بنے بنائے ہوئے ماحول کو کرش کیا گیا اور اسلام کی آواز دبانے کے لئے انسانیت سوز حربے استعمال ہوئے- اسلامی قیادت کے اکابرین کے سامنے بعد احترام عرض ہے کہ دینی علوم کی تحصیل یقیناً ہماری عبادت ہے اس کے بغیر تو اسلامی تشخص کی بقا ممکن نہیں، لیکن اس کے ساتھ عصری علوم کو بھی ضرورت کے درجہ میں سمجھیں، ورنہ عصری علوم کا میدان دشمنان دین کے حوالہ کر کے تہہ دست مقابلہ کرنا مشکل ہے آخر کار ایسی کامیابی کہاں تک ممکن ہے، کہ ہم دشمن کے مہلک ہتھیار کا مقابلہ ان کے بنے بنائے ہوئے آلات سے کریں مسلمان اسلامی عقائد کی روشنی میں نونہال بچوں کی ایسی تربیت کریں جہاں یہ ﴿اسلامی سائنس﴾ کی اصطلاح کی تخلیق کا کارنامہ سرانجام دے سکیں- ﴿طالبان﴾ اسلامی انقلاب کا ہراول دستہ ہے- اور یہ اسلام کے سپاہی ہیں اس لئے مصلحت کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ہر میدان میں ان کی مدد کی جائے شاید آئندہ جاکران کی امداد کی راہ میں بھی رکاوٹیں پیدا ہوں- لیکن مسلمانوں کو سنجیدگی سے اس کا جائزہ لینا ہوگا جوش کے بجائے ہوش سے کام لینے کی ضرورت زیادہ ہے تخریبی کردار کی جگہ تعمیری رویہ اپنانا اصلاح کا بہترین ذریعہ ہے- خدا کرے کہ ﴿طالبان﴾ کا یہ اقدام مسلمانوں کو ایک نئے شوق اور جذبہ سے کام کرنے کے لئے آسان پلیٹ فارم مہیا کرے-

والعصر ان الانسان لفی خسر

Scanned with CamScanner

محاسن القرآن

مفتی غلام الرحمن

واذا قيل لهم امنو بما انزل الله قالوا انؤمن بما انزل علينا ويكفرون بما وراء ه وهو الحق مصدقا لما معهم قل فلم تقتلون انبياء الله من قبل ان كنتم مؤمنين o ولقد جاء كم موسى بالبينت ثم اتخذتم العجل من بعده وانتم ظلمون o واذ اخذنا ميثاقكم ورفعنا فوقكم الطور خذوا ما اتينكم بقوة واسمعوا قالوا سمعنا وعصينا واشربوا فى قلوبهم العجل بكفرهم قل بئسما يأمركم به ايمانكم ان كنتم مؤمنين o

ترجمہ-

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالی کی نازل کی ہوئی کتاب پر ایمان لاؤ، تو کہتے ہیں کہ ہم اس کتاب پر ایمان لائے ہیں جو ہماری نسل پر اتری ہے اس کے سوا سب کا انکار کرتے ہیں حالانکہ یہ برحق کتاب ہے اور ان کے پاس علمی سرمایہ کی تصدیق کرنے والی ہے۔ آپ کہہ دیجئے اگر تم ایمان والے تھے تو اللہ تعالی کے بھیجے ہوئے پیغمبروں کو کیوں قتل کرتے رہے؟

بے شک تمہارے پاس حضرت موسی علیہ السلام روشن دلائل لے کر آئے پھر تم نے اس کے جانے کے بعد بچھڑے کو معبود بنالیا اور تم زیادتی کرنے والے تھے- اور یاد کرو وہ وقت جب ہم نے تم سے پکا وعدہ لیکر کوہ طور تمہارے اوپر اٹھایا کہ مضبوطی سے تھام لو، جو ہم تمہیں دیتے ہیں اور سنو! انہوں نے کہا ہم نے سنا لیکن عملی میدان میں نافرمانی کی- ان کے کفر کی وجہ

سے بچھڑے کی محبت ان کے دلوں میں سرایت کر گئی ہے- اگر یہی کردار تمہارے ایمان کا ہے پھر تو تمہارا ایمان تمہیں بہت برا حکم دیتا ہے-

محاسن-

یہود کی ہٹ دھرمی پر شکوہ

یہود کے تفصیلی احوال کے بعد ان کی ہٹ دھرمی پر شکوہ کیا جا رہا ہے- جب کبھی ان سے ایمان لانے کا مطالبہ کیا جاتا، کہ خواہش پرستی اور مفادات کی جنگ چھوڑ کر اللہ تعالی کی طرف سے بھیجی ہوئی وحی کو مان لو تو ظاہر ہے ایسی صورت میں ان کو توریت کے بعد حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کی انجیل اور آقائے نامدار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن کو ماننا پڑتا- اس پر یہ لوگ جان چھڑانے کے لئے یوں کہتے کہ ہم صرف وہ وحی مانیں گے جو ہمارے خاندان والے پر اتری ہے اس کے علاوہ کسی دوسری نسل والے پر اتری ہوئی کتاب کے ہم پابند نہیں- ان کا یہ خودساختہ جواب مناسب نہیں تھا اس لئے قرآن مجید پانچ وجوہات سے اس کی تردید کر رہا ہے- جو مندرجہ ذیل ہیں-

پهلی وجه حقانیت :-

یعنی وحی ماننے کا دارومدار خاندانی تعلق پر نہیں، بلکہ حقانیت پر ہے یہ کہاں کا انصاف ہے؟ کہ خاندان میں سے کسی پر وحی اترے تو اس کو مان لیا جائے اور جب خاندان سے باہر کسی پیغمبر پر اترے تو اس سے انکار ہو- حق جہاں بھی ملے اس کو ماننا پڑے گا- چاہے تمہارے خاندان کی اولاد اسحٰق میں وحی نازل ہو یا اولاد اسماعیل میں یہ ایک برحق کتاب ہے- تمہیں ماننے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں-

Scanned with CamScanner

دوسری وجه تصديق نامه -

قرآن سے انکار بے معنی ہونے کی دوسری وجہ تردید کی یہ ہے کہ جس کتاب سے تم انکار کر رہے ہو یہ تو تمہاری کتاب کی تصدیق کرنے والی ہے تبھی تو تمہاری کتاب کے حقائق اس کتاب کے ذریعہ ظاہر ہوئے اور اس سے تمہاری کتاب کی پیشگوئیوں کو وجود ملا۔

تیسری وجه - قتل انبياء كى قبيح حركت -

تمہارا یہ کہنا درست نہیں کہ ہم اس کتاب کو مانتے ہیں، جو ہمارے خاندان میں اتری ہے۔ توریت کے احکام بیان کرنے کے لئے اللہ تعالی نے حضرت زکریا اور حضرت یحیی جیسے عظیم پیغمبر بھیجے۔ یہی انبیاء توریت بیان کرنے کے لئے آئے لیکن جب ان کی باتیں تمہارے اسلاف کو ناگوار گزریں تو انہوں نے ان کو بھی معاف نہیں کیا اور اللہ تعالی کے برگزیدہ بندوں کو قتل کیا۔

چوتھی وجه - گوساله پرستی کا ارتکاب -

اگر تم واقعی توریت پر ایمان لانے کے پابند ہو تو پھر تم نے یعنی تمہارے اسلاف نے حضرت موسی کے جانے کے بعد بچھڑے کی عبادت کیوں کی؟ توریت بھی اللہ تعالی سے شریک ٹھہرانے کو برداشت نہیں کرتی آخر تم نے یہ جرات کیوں کی۔ یہ تو یقیناً تمہاری زیادتی ہے۔ کہ پیغمبر کے ہوتے ہوئے ان سے بے وفائی کی اور مشرکانہ کردار اپنانے پر تیار ہوئے۔

پانچویں وجه - وعده خلافی -

تم ذرا تاریخ کے صفحات کا مطالعہ کرو تم نے ہمیشہ دغابازی سے کام لیا ہے۔ جب بھی وعدہ کیا اس کو پورا نہیں کیا ورنہ توریت کے نازل ہونے کے موقعہ پر کوہ طور کا ایک حصہ اٹھا کر، ہم نے تم سے اس پر عمل کرنے کا پکا وعدہ لیا تھا لیکن اس کے باوجود تم نے ہر قدم بقدم اس کی خلاف ورزی کی۔ فرمانبرداری کی یقین دہانی کے باوجود تمہارا کردار بے وفائی سے لبریز تھا۔

کیونکہ دین کے مقابلہ میں گوسالہ کی محبت تمہارے دلوں میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔

ایمان کا تقاضہ یہ نہیں ہے اور نہ ایمان کسی کو ایسی بے وفائی اور بدعہدی کا سبق دیتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ تم خود اپنے اس دعوی میں جھوٹے ہو اگرچہ مذکورہ کمزوریوں میں زیادہ تر کمزوریاں ان کے آباؤ اجداد کی کارستانیاں تھیں لیکن ان کو یاد دلانے کا مقصد یہ ہے کہ تم بھی ان ہی کی اولاد ہو، اور تم بھی وہی کچھ کرتے ہو جو تمہارے اسلاف کرتے رہے۔

قرآن نے جن پانچ وجوہات سے یہود کے بے بنیاد جواب کی تردید کی، ان کے دو حصے ہیں دو وجوہات کا تعلق ﴿ما انزل اللہ﴾ کی حقانیت سے ہے اور تین وجوہات میں ان کے غیر مستحسن کردار کا سہارا لیا گیا ہے، جن میں اعتقادی اور عملی کمزوریاں شامل ہیں کیونکہ گوسالہ پرستی توحید کے نظریہ سے متصادم ہے۔ جبکہ قتل انبیاء اور وعدہ خلافی کا تعلق عملی زندگی سے ہے۔

Scanned with CamScanner

اسلام میں باقاعدہ فوج (RAGULER ARMY) کا تصور

مفتی ذاکر حسن نعمانی

اسلام خیر خواہی اور بھائی چارے کا مذہب ہے، ہر مذہب کو برداشت کرلیتا ہے، اگر کوئی اسلام کے خیر خواہی والے راستے میں رکاوٹ ڈالتا ہے، تو اس رکاوٹ کو دور کرنے اور ختم کرنے کیلئے جہاد کے نام سے آپریشن کی اجازت ہے، یہ اپریشن بھی حقیقت میں خیر خواہی ہے، اس لئے کہ جہاد سے پورے عالم کا فساد ختم ہوجاتا ہے، یہ جہاد کون کرے گا، کس طرح کرے گا، کن کن طریقوں سے ہوگا۔ یہ بہت بڑا اور وسیع شعبہ ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ جہاد ایک فریضہ ہے کبھی فرض عین ہوتا ہے کبھی فرض کفایہ فرض عین ہو تو سوائے معذورین کے، ہر ایک پر فرض ہوتا ہے خواہ فوجی ہو یا غیر فوجی فرض کفایہ ہو، تو بعض کی ادائیگی کے ساتھ سب کا ذمہ فارغ ہوجاتا ہے، یہ بعض حضرات خواہ فوجی ہوں یا غیر فوجی۔

سرحدات کی حفاظت : اول نظریہ پیدا ہوتا ... کے بعد جغرافیائی سرحدات وجود میں آتی ہیں، ہندوستان کی تقسیم سے قبل لا الہ الا اللہ کی بنیاد پر مسلم قومیت کا نظریہ بنا، پھر اس نظریہ کو عملی شکل دینے کیلئے پاکستان اپنی جغرافیائی سرحدات کے ساتھ وجود میں آیا، سرزمین عرب میں حضور ؐ نے اسلام کا نظریہ پیش کیا اور ساتھ فرمادیا (**اخرجوا الیهود والنصاری عن جزیرة العرب**) یہود اور عیسائیوں کو عرب سے نکال دو۔ سرزمین عرب میں دو دین اور دو نظریے نہیں چلیں گے۔ جزیرہ عرب میں اسلام کے علاوہ کسی دین اور نظریہ کی گنجائش نہیں دوسرا نظریہ خدانخواستہ غالب ہو یا مغلوب، دیگر اسلامی ممالک میں اسلام کے علاوہ نظریات اگر غالب رہنا چاہتے ہیں تو صحیح نہیں اگر مغلوب ہوکر رہنا چاہتے ہیں تو گنجائش ہے جزیہ دے

کر اپنے جان و مال کا تحفظ حاصل کریں گے۔ جغرافیائی سرحدات کی حفاظت دراصل اسلامی نظریات کی حفاظت ہوتی ہے۔ ارشاد باری ہے (**یایها الذین امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا**) اے ایمان والو صبر کرو اور مقابلہ میں مضبوط رہو اور لگے رہو

(آل عمران)

اسلامی سرحدات کی حفاظت کے لئے پوری جنگی تیاری کے ساتھ خواہ حالت امن ہو یا حالت جنگ، اسلامی سرحد کی حفاظت فوجی کرے یا غیر فوجی، دونوں کو ثواب ملے گا۔ اسی طرح جہاد کی تیاری میں حصہ لینے والا فوجی ہو یا غیر فوجی، دونوں برابر اجر اور غنیمت کے مستحق ہیں۔ ارشاد باری ہے (**واعدوالهم مااستطعتم من قوة و من رباط الخیل**) اور تیار کرو ان سے لڑائی کے واسطے، جو کچھ جمع کرسکو، قوت سے اور پلے ہوئے گھوڑوں سے

(الانفال)

بالاصل قرآن و حدیث میں جہاد کے بارے میں وہ نصوص جن میں جہاد کے احکامات یا فضائل ہیں وہ تمام احکامات اور فضائل ہر اس مسلمان کے لئے ہیں جو جنگ لڑسکتا ہو، ان میں باقاعدہ اور بے قاعدہ فوج کی کوئی تفریق نہیں۔

ایک غلط تصور حضورؐ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں باقاعدہ تنخواہ دار فوج نہ تھی بلکہ بلا چون و چرا دیگر اسلامی احکامات کی بجا آوری کی طرح جہاد کے حکم کیلئے بھی پروانہ کی طرح جاں سوزی سے کوئی بھی پیچھے نہیں ہٹتا تھا، چونکہ قرآن و حدیث میں صراحتاً تنخواہ دار آرمی (فوج) کا ذکر نہیں بلکہ ہر اسلامی حکم ہر مسلمان اللہ کی رضا اور حصول ثواب کی خاطر پورا کرتا تھا اسلیئے بعض حضرات نے یہ تصور قائم کرلیا کہ اسلام میں باقاعدہ (REGULER) فوج کا کوئی تصور نہیں۔ اس قسم کا نظریہ قائم کرنا اسلامی تعلیمات سے بے خبری کی دلیل ہے عقل سلیم بھی اس نظریہ کو تسلیم نہیں کرتی اور اسلامی سیاست بھی اس نظریہ کو

Scanned with CamScanner

قبول نہیں کرتی، جن لوگوں کی نظر موجودہ دور میں ہر ملک کی تین فوجی قوتوں پر ہے، بجٹ کا اکثر حصہ ان تین جنگی قوتوں پر حالت امن میں بھی خرچ کرتے ہیں ہر قسم کے جدید اور خطرناک جنگی سامان سے ہر وقت مسلح رہتے ہیں اور ہر دم نئی تازہ دم فوج بنانے کی فکر ہوتی ہے، ہر قسم کی جنگی مشقوں میں مصروف رہتے ہیں، پھر اسی اسلحہ اور فوج کی قوت اور رعب سے دوسروں کو دبانے اور مٹانے کی کوشش کرتے ہیں، آج پوری دنیا کے کفر اور اسلامی ممالک امریکہ کے سامنے بھیگی بلی بنے ہوئے ہیں کسی میں دم مارنے کی مجال نہیں یوں معلوم ہوتا ہے کہ سب کو سانپ نے سونگھ لیا ہے کوئی ان کے ساتھ آنکھ ملا کر بات نہیں کر سکتا اس کی صرف اور بڑی وجہ یہ ہے کہ امریکہ ایک زبردست ایٹمی اور ہر قسم کے جنگی اسلحہ سے لیس قوت ہے اسی طرح دنیا میں ہر ملک ایٹمی قوت بن کر ابھرنا چاہتا ہے ایسی حالت میں کون اس بات کے لئے تیار ہوگا، جو یہ ہے کہ اسلام میں باقاعدہ فوج کا تصور نہیں بالفرض اگر پاکستان میں باقاعدہ تین افواج بمعہ اپنے کل شعبوں کے نہ ہوں اور کوئی پیشہ ورانہ صلاحیت والے نہ ہوں اور اگر کسی ملک کی تربیت یافتہ اور پیشہ ورانہ ہر قسم کے اسلحہ سے مسلح فوج حملہ کر دے تو کیا پاکستانی عوام کیلئے ایسی فوج کا حملہ پسپا کرنا یا لڑنا ممکن ہوگا؟ ہرگز نہیں۔ پوری دنیا میں باقاعدہ پیشہ ورانہ فوج کا تصور ہو اور مسلمان بے قاعدہ فوج کے تصور پر زندگی بسر کریں تو پھر بڑی آسانی کے ساتھ دشمن کے لئے تر نوالہ بن جائیں گے۔

اسلام میں باقاعدہ فوج کا تصور: جیسا کہ عرض کیا گیا کہ حضورؐ اور ابوبکر صدیقؓ کے زمانہ میں باقاعدہ تنخواہ دار فوج کا تصور نہ تھا۔ لیکن حضرت عمرؓ کے دور میں باقاعدہ فوج کا تصور پیدا ہوا۔ الماوردی فرماتے ہیں ابو ہریرہؓ بحرین سے حضرت عمرؓ کے پاس پانچ لاکھ درہم لائے جس کیلئے حضرت عمر نے مشورہ کیا کہ اتنی کثیر رقم کیونکر خرچ کی جائے۔ ولید نے مشورہ دیا کہ میں نے شام کے بادشاہوں کو دیکھا ہے، دفاتر کا قیام اور لشکروں کی تنظیم کرتے

ہیں حضرت عمرؓ نے یہ بات مان لی اور فوجیوں کے نام لکھے اور دیوان بنایا۔

(الاحکام السلطانیہ ص ۱۹۹)

حضرت عمرؓ کی فراست تھی ویسے بھی خلفاء راشدینؓ اور صحابہ کرامؓ کی پیروی کا حکم ہے امام الحرمین الجوینی کی کتاب غیاث الامم کے حاشیہ میں ہے (ان الله جعل الحق علی لسان عمر و قلبه) اللہ تعالی نے حضرت عمرؓ کی زبان اور دل میں حق ڈال دیا ہے (ص ۱۷۹)

الماوردی فرماتے ہیں — (احدها النظر فی تدبیر الجیوش وترتیبهم فی النواحی و تقدیر ارزاقهم الا ان یکون الخلیفة قدرها فیذرها علیهم) شہر کا تدبیر فوج کا انتظام اور مضافات میں ان کی چھاونیاں مقرر کرے ان کی تنخواہیں مقرر کرے البتہ اگر خلیفہ نے ان کی تنخواہیں پہلے سے مقرر کی ہوں تو وہی بحال رکھے (ص 30) فرماتے ہیں (ویجوز ان یرزق من بلغ من اولاد الجیش و یفرض لهم العطاء بغیر امر) فوجیوں کی اولاد سے جو بالغ ہو جائے اس کا وظیفہ خلیفہ کے حکم کے بغیر مقرر کرے (ص 31) ذرا سوچیں فوجی کا بچہ پیدا ہو پھر بالغ ہونے تک کتنا عرصہ لگتا ہے معلوم ہوا کہ کافی عرصہ تک فوج میں ملازمت کا تصور ہے لکھتے ہیں (والثالث ان یراعی من معه من المقاتلة وهم صنفان مسترزقة ومطوعة فاماالمسترزقة فهم اصحاب الدیوان من اهل الفئی والجهاد یفرض لهم العطاء من بیت المال من الفئی بحسب الغناء والحاجة واما المتطوعة فهم الخارجون عن الدیوان من البوادی والاعراب وسکان القری والامصار الذین خرجوا فی النفیر الذی ندب الله الیه — فوجیوں کا لحاظ رکھے دو قسم کے ہوتے ہیں ایک تنخواہ دار فوجی درج رجسٹرڈ جو مجاہد اور مستحق غنیمت ہیں ان کو بقدر ضرورت بیت المال سے تنخواہ دی جائے دوسرے وہ دیہاتی قصباتی اور شہری جو نفیر عام کی وجہ سے فوج کے ساتھ شریک ہوتے ہیں (ص 36) الماوردی

نے بالکل باقاعدہ تنخواہ دار فوج کی تصریح کردی۔ لکھتے ہیں (والعاشر ان لا يمكن احدا من جيشه ان يتشاغل بتجارة او زراعة لصرفه الاهتمام بها من مصابرة العدو وصدق الجهاد روى عن النبیؐ انه قال بعثت مرغمةً ومرحمةً ولم ابعث تاجرا, ولا زارعا.

کسی فوجی کو زراعت اور تجارت میں مصروف نہ ہونے دے ورنہ اس کی تمام تر توجہ ان چیزوں کی طرف ہو جائے گی اور دشمن سے لڑنے اور جہاد کرنے کی جرات باقی نہ رہے گی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے میں تاجر اور کاشتکار بنا کر نہیں بھیجا گیا بلکہ کافروں کو ذلیل کرنے والا اور مسلمانوں پر رحم کرنے والا مبعوث ہوا ہوں، (ص 44) معلوم ہوا کہ ایک مستقل فوج ہوگی جس کا صرف اپنے شعبوں سے تعلق ہوگا غیر فوجی سرگرمیوں میں ملوث نہ ہوگی، اسلیئے کہ ان کو اپنے عسکری مشن کی باقاعدہ تنخواہ ملتی ہے اور فوجی ضروریات حکومت پورا کرے گی۔ الماوردی فرماتے ہیں (ولهذا الامير اذا فوضت اليه الامارة على المجاهدين ان ينظر فى احكامهم ويقيم الحدود عليهم وسواء من ارتزق منهم او تطوع—) جس وقت سپہ سالار کو امارت مل جائے اس کو چاہیئے کہ لشکر کے متعلقہ قوانین واحکام پر متوجہ ہو فوجی تنخواہ دار ہوں یا غیر تنخواہ دار (ص 54) امام غزالی فرماتے ہیں (ولم يكن من مال المصالح مايفي بخراجات العسكر ولو تفرق العسكر واشتغلوا بالكسب لخيف دخول الكفار بلاد المسلمين أو خيف ثوران الفتنة من اهل العرامنة فى بلاد المسلمين—) اگر فوجی کے اخراجات پورے نہ ہوں اور لشکر اپنی کمائی کے لئے پھیل جائے تو کفار کی طرف سے خطرہ ہوگا کہ مسلمانوں کے شہروں میں گھس آئیں۔ یا مسلم شہروں میں اہل شر کی طرف سے کوئی فتنہ برپا ہونے کا خطرہ ہوگا۔ (المستصفى ج ا ص 304) امام غزالی نے بھی باقاعدہ فوج کے وجود کی اہمیت بیان کردی امام الحرمین الجوینی فرماتے ہیں (ليس

يخفى على ذى بصيرة أن الامام يحتاج فى منصبه العظيم وخطبه الشامل العميم الى الاعتضاد والعتاد والاستعداد بالعساكر والاجناد فانه متصد لحراسة البيضة وحفظ الحريم والشوف الى بلاد الكفار فيجب ان يكون عسكره معقود يرون التطلع الى اوامره شوفا مقصودا و مطمحا معمودا ولا يجوزان يكون معوله المطوعة الذين لا يتشأون اذا ندبوا مبادرين حتى يتأهبوا ويستعدوا يتألبوا ولن تقوم الممالك الا بجنود مجندة وعساكر مجردة هم مشرأبون للانتداب مهما ندبوا بعزائم جامعة وآذان مشوفة الى صوت هائعة وهولآء المرتزقة لا يشغلهم عن البدار دهقنة وتجارة ولاتلهيهم ترفة ولا عمارة وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم فى زمنه لا يدون ديوانا ولا يجرد للجهاد اعوانا اذا كان المهاجرون والانصار يحفون الى ارتسام اوامر من غير أناة واستئخار وانقرض على ذالك زمن خلافة الصديقؓ ثم لما انتهت النوبة إلى عمر بن الخطاب رضى الله عنه جند الجنود وعسكر العساكر ودون الدوانين وصارت سيرته وإبالته أسوة للعلمين الى يوم الدين — صاحب بصیرت سے یہ بات مخفی نہیں کہ بادشاہ اپنے عظیم اور وسیع منصب کی وجہ سے مضبوط فوجی اور اسلحہ کی قوت کی طرف محتاج ہے اسلیئے کہ بادشاہ کے ذمہ ملک کی حفاظت اور کفار کے بلاد کی نگرانی ہے پس اس پر زبردست لشکر کی ذمہ داری عائد ہے۔ فوجی لشکر بادشاہ کا پوری طرح تابعدار ہوگا اور بادشاہ کے لئے جائز نہیں کہ ایسے غیر تنخواہ دار لوگوں پر اعتماد کرے جو صرف ضرورت کے وقت جنگی تیاری کرتے ہیں ہر ملک کا باقاعدہ لشکر ہوتا ہے جو ہر اہم کام کیلئے لبیک کہنے کے لئے تیار ہوتا ہے یہ تنخواہ دار فوجی ہوتے ہیں جن کو تجارت اور مزدوری وغیرہ بادشاہ کی فوری اطاعت سے نہیں

روکی حضورﷺ کے زمانہ میں فوجیوں کا با قاعدہ اندراج نہیں تھا اور نہ جہاد کے لئے کوئی خاص فوج مقرر تھی اسلیئے کہ حضورﷺ کے ایک اشارہ پر تمام مہاجر وانصار بغیر کسی پس وپیش کے مرمٹنے کیلئے تیار ہو جاتے تھے یہی حالت ابوبکر صدیقؓ کے زمانہ میں بھی تھی یعنی با قاعدہ فوج نہ تھی۔ جب حضرت عمرؓ کا زمانہ آیا تو با قاعدہ لشکر ترتیب دیئے گئے ان کا با قاعدہ اندارج ہونے لگا۔ جس کے بعد حضرت عمرؓ کی سیرت اور حسن سیاست قیامت تک سارے عالم کے لئے بہترین نمونہ بن گئی۔

(غیاث الاصم ص 177) دیکھئے امام الحرمین نے کتنے بہترین اور واشگاف الفاظ میں اپنا موقف بیان کر دیا کہ حضرت عمرؓ کی سیرت کو اپناتے ہوئے قیامت تک با قاعدہ آرمی کا تصور قائم رہے گا۔ شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں (أو يتكسب اكثرهم بالغزو) آبادی کا زیادہ حصہ (جہاد) فوجی پیشہ اختیار نہ کرے، یعنی ایک محدود آرمی ہو بقیہ لوگ دنیا کے دوسرے کاروبار کریں گے (حجتہ اللہ البالغہ ص 44) لکھتے ہیں (واميرالغزاة وليكن من شانه معرفة عدة الحرب وتاليف الابطال والشجعان ومعرفة مبلغ كل رجل فى النفع و كيفية تعبيه الجيوش ونصب الجواسيس والخبرة بمكايد الخصوم) امیر لشکر کی شان یہ ہونی چاہیئے کہ سامان جنگ سے آگاہ ہو فوجی جوانوں اور بہادروں کی دلداری کرتا ہو خوب جانتا ہو کہ آرمی (فوجی) کس قدر نفع اور کام دے سکتا ہے فواج کی تربیت نظام جاسوسی کے طریقوں سے واقف ہو اور دشمن کے داؤ پیچ سے بھی خوب قف ہو (ص 47) لکھتے ہیں (ولا بدللملك من سياسته جنوده) بادشاہ کے لئے روری ہے کہ فوجی تنظیم کی طرف توجہ دے مزید لکھتے ہیں (فكذلك يجب على رائض جنود ان يعرف الطريقة المطلوبة فعلاً وكفاً والامورالتى يقع بها بيههم) اسی طرح افواج کے منتظم پر لازم ہے کہ کرنے کے قابل اور رک جانے کے قابل

مور کے سلسلہ میں مطلوبہ طریقوں سے خوب آگاہ ہو اور ان امور سے بھی خوب واقف ہو جن کے ساتھ افواج کو تنبیہ کی جاتی ہے (حجتہ اللہ البالغہ) دیکھئے شاہ ولی اللہ نے کتنے عجیب اور فلسفیانہ انداز میں با قاعدہ آرمی کا تصور پیش کیا ہے۔

موجودہ دور میں افواج کی ضرورت: موجودہ دور میں ہر ملک کی با قاعدہ تین تربیت یافتہ فوجیں ہیں بری، بحری اور ہوائی، پھر ہر فورس (قوت) کے وسیع و عریض مستقل شعبے ہیں جن کو غیر تجربہ کار، غیر تربیت یافتہ اور غیر تنخواہ دار عوام ہرگز نہیں چلا سکتے پوری دنیا میں ان تین افواج کے ہر شعبہ کیلئے مطلوبہ صلاحیت با قاعدہ افراد بھرتی کئے جاتے ہیں جس کے بعد وہ ان کا مستقل پیشہ بن جاتا ہے اور اسی محکمہ سے ریٹائر ہوتے ہیں، جسطرح دنیاوی انتظام درست رکھنے کیلئے با قاعدہ مختلف محکمے کام کر رہے ہیں اسی طرح ملک وقوم اور نظریہ اسلام کے تحفظ کیلئے با قاعدہ اور تربیت یافتہ تنخواہ دار فوجیں ہوں گی۔ ان ہی افواج کی برکت سے بقیہ ملکی انتظامیہ چین اور اطمینان کے ساتھ مصروف عمل ہوگی جیسے ایک چوکیدار چوکیداری کرتا ہے اور گھر والے گرم ونرم بستروں میں پاؤں پسار کر محو استراحت ہوتے ہیں میٹھی نیند کے مزے لیتے ہیں

بری فوج، اس کے مختلف شعبے ہیں۔

(۱) **آرمی میڈیکل کور**، ان کا کام فوجیوں کو طبی سہولتیں مہیا کرنا ہوتا ہے، میڈیکل کور کی ایجاد حضرت عمرؓ کی ہے فوج کیساتھ متعدد طبیب اور جراح ہوتے تھے۔ ہماری اصطلاح میں طبیب کو فزیشن کہتے ہیں اور جراح کو سرجن۔

(۲) **اے، سی، سی** آرمی کلریکل کور یہ بھی حضرت عمرؓ کی ایجاد ہے فوج کے متعلق ہر قسم کے کاغذات اور دفتر انہی مقامات میں رہتا تھا یہ فوج کا دفتر ہوتا ہے اور کام کرنے والا بابو طبقہ ہوتا ہے۔

(۳) **اے ، ایس ، سی** آرمی سپلائی کور یہ راشن اور ٹرانسپورٹ مہیا کرتے ہیں یہ بھی حضرت عمرؓ کی ایجاد ہے رسد کے لئے جو غلہ اور اجناس مہیا کی جاتی تھیں وہ انہی مقامات میں رکھی جاتی تھیں اور یہی سے اور مقامات کو بھیجی جاتی تھیں۔

(۴) **انفنٹری** :(پیادہ فوج) ان کے ساتھ وائرلیس اور نقشہ ہوتا ہے دیگر اسلحہ اور چھوٹی توپیں ہوتی ہیں یہ بھی حضرت عمرؓ کی ایجاد ہے ان کو راجل کہتے ہیں راجل پیدل چلنے والے کو کہتے ہیں۔

(۵) **آرٹلری :توپ خانہ** گولہ کیسے پھینکنا ہوگا کہاں پھینکنا ہوگا یہ بھی حضرت عمرؓ کی ایجاد ہے ان کو رماہ یعنی تیر انداز کہتے تھے اس زمانہ میں گولہ کی بجائے تیر پھینکا جاتا تھا۔

(۶) **ای ، ایم ای** :الیکٹریکل اینڈ میکینکل انجینئرنگ ان کا کام گاڑیاں ٹھیک کرنا اور دیکھ بال ہوتا ہے جنگی گھوڑوں کی دیکھ بال کے ساتھ اس کو تشبیہ دی جاسکتی ہے۔

(۷) **انجینئر** :ان کا کام پل بنانا، سڑک بنانا، مائن اور بم ڈسپوزل کا کام وغیرہ کرنا ہے ۔جنگی مہم میں کبھی عارضی پل بنانا پڑتا ہے، گویا اس محکمہ کا کام سڑک بنانا، راستہ صاف کرنا، پل بنانا یہ محکمہ عمرو بن العاصؓ نے بنایا ہے جب رومیوں کے مقابلہ کیلئے اسکندریہ کی طرف بڑھے تو خود مصری منزل بمنزل پل باندھتے سڑک بناتے اور راستہ صاف کرتے۔

(۸) **انٹیلی جنس :نظام جاسوسی** :اس کی ضرورت ملک کے اندر بھی پڑتی ہے اور باہر بھی، بڑا اہم شعبہ ہے، اسی شعبہ کا بھی حضرت عمرؓ نے بڑے اہتمام سے انتظام کیا تھا حضرت عمرؓ نے ہر فوج کے ساتھ پرچہ نویس لگا رکھے تھے اور فوج کی ایک ایک بات کی ان کو خبر پہنچتی رہتی تھی طبری میں ہے (**وکانت تکون لعمر العیون فی کل جیش**) ہر فوج میں حضرت عمرؓ کے جاسوس تھے یہ ملک کے اندر جاسوسی ہوئی - بقول علامہ شبلی، اس انتظام سے حضرت عمرؓ یہ کام لیتے تھے کہ جہاں فوج میں کسی شخص سے کسی قسم کی بداعتدالی ہوجاتی

...اس کا تدارک کردیتے تھے جس سے اور لوگوں کو بھی عبرت ہوجاتی تھی آرمی کے اندر ...لئے ایک محکمہ ایف آئی یو بھی کام کرتا ہے اور ایک محکمہ آئی ایس آئی کے نام سے کام کرتا ...فعال اور اہم ادارہ ہے

...**گنل** :ان کے ذمہ ٹیلی فون اور وائرلیس وغیرہ کی کاروائی ہوتی ہے

...**آرمر کور** :جس کو رسالہ بھی کہتے ہیں ان کے ساتھ ڈرائیور، گنر گولہ انداز اور ...آپریٹر ہوتے ہیں۔

...**ئر ڈیفینس** : ہوائی دفاع، یہ محکمہ ہوائی دفاع کے لئے ہوتا ہے مثلاً میزائل ...پھینکنا ہوگا۔

...**یس ، ایس ،جی** اسپیشل سروسز گروپ جن کو کمانڈو اور گوریلہ کہتے ہیں ان کی ...ورتربیت دیگر افواج سے سخت ہوتی ہے اور جنگ میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

...**آرمی ایوی ایشن** :اس میں فوج ہیلی کاپٹر کا استعمال ہوتا ہے

...**وزرات دفاع** :

...**سول آرمز فورسز** :رینجر بھی آرمی کے تحت ہوتا ہے اور ایف سی، ملیشیا فوج ...بے قاعدہ فوج بھی کہتے ہیں یہ بے قاعدہ فوج با قاعدہ فوج کے تحت کام کرتی ہے۔

...**ایم پی ملٹری پولیس** : ٹریفک کنٹرول کرتی ہے اور چھاؤنی میں پولیس ...بھی ادا کرتی ہے اور ساتھ ساتھ چھاؤنی میں امن کی ذمہ دار ہوتی ہے چھاونی بڑی اہم جگہ ...ہے چھاؤنی حضرت عمرؓ کی ایجاد ہے فوج کے تمام شعبے اور تفصیلات علامہ شبلی کی الفاروق ...یں، البتہ آرمی اصطلاحات کی تطبیق ان شعبوں کیساتھ بندہ نے خود کی ہے

...**ائر فورس** :دوسری بڑی قوت ہوائی قوت اور طاقت ہے دنیا کے ہر ملک والے اس ...کو مزید اور خوب مضبوط کرنے کے درپے ہیں اس کے بھی بڑے وسیع اور مختلف شعبے ہیں

Scanned with CamScanner

(۱) ائر ہیڈ کوارٹر پھر اس کی شاخیں ہیں جس میں انتظامیہ، نظم ونسق، ریکروٹمنٹ، ریکارڈ سنٹر اور اکاونٹس شامل ہیں۔

(۲) **جی، ڈی، پی** جنرل ڈیوٹی پائیلٹ، یعنی جہاز چلانے والے۔

(۳) **جی، ڈی، این** جنرل ڈیوٹی نیوی گیشن، یہ جہاز میں پائیلٹ کے ساتھ معاون ہوتے ہیں۔

(۴) **ٹیکنیکل انجینئرنگ برانچ**: ان کا کام جہاز کی صفائی اور خرابی دور کرنا ہوتا ہے

(۵) **سگنل ریڈار**: جہاز کا وائرلیس اور ریڈیو ٹھیک کرتے ہیں۔

(٦) **آرنمنٹ** (ARNAMENT) یہ بھی ٹیکنیکل برانچ ہے اس کا تعلق اسلحہ جات کے ساتھ ہوتا ہے پاکستان ائرفورس کے مختلف اڈے ہیں ہر ایک کا اپنا اپنا مین فنکشن ہوتا ہے مثلا کسی اسٹیشن میں جہاز چلانے والے بعض میں سنگل ریڈار، کہیں انجینئرنگ والے کہیں جہازوں کی مکمل اوورہالنگ ہوتی ہے جہاز بناتے ہیں، جہاز ٹھیک کرتے ہیں، کہیں صرف جنگی جہاز ہوتے ہیں، کہیں تمام آفیسرز کو ٹریننگ دی جاتی ہے اندازہ لگائیں یہ تمام شعبے غیر تنخواہ دار اور غیر تجربہ کار وغیرہ تربیت یافتہ لوگ کیسے چلائیں گے معلوم ہوا ان تمام شعبوں کے لئے پیشہ ورانہ مہارت کی ضرورت ہے یہ وہی شخص کرسکتا ہے جو اپنی مطلوبہ صلاحیت کے ساتھ کل وقتی ملازم ہو۔

(3) **نیوی**: تیسری جنگی قوت نیوی یعنی بحری قوت ہے اسکے بھی مختلف شعبے ہیں

(۱) انتظامیہ (۲) انجینئرنگ اس میں الیکٹریکل، میکینکل اور الیکٹرانک داخل ہیں (۳) میڈیکل (۴) ایجوکیشن (تعلیم) ان تمام شعبوں کیلئے پیشہ ورانہ مہارت کیساتھ تنخواہ دار طبقہ کی ضرورت ہے۔

تمام جنگی قوتوں کا ان کی پوری تفصیلات کے ساتھ جواز کا پوچھنا بالکل بے معنی اور فضول سوال ہے اسلیئے کہ جہاد جیسے اہم فریضہ ان جنگی قوتوں کے وجود کے بغیر ادا نہیں کیا جا سکتا گویا یہ قوتیں جہاد کا مقدمہ ہیں، اور قاعدہ ہے کہ واجب کا مقدمہ واجب ہوتا ہے ارشاد باری ہے **(واعدوالهم مااستطعتم من قوة و من رباط الخيل ترهبون به عدوالله وعدوكم)** اور تیار کرو ان کی لڑائی کے واسطے جو کچھ جمع کرسکو قوت سے اور پلے ہوئے گھوڑوں سے کہ اس سے دھاک پڑے اللہ کے دشمنوں پر اور تمہارے دشمنوں پر

(الانفال)

اس آیت میں جہاد کی تیاری اور جنگ لڑنے کیلیئے ہر قسم کی قوت خواہ افرادی ہو یا اسلحہ والی داخل ہے کیونکہ دشمن ہر جدید اسلحہ سے ڈرتا ہے یہی وجہ ہے کہ امریکہ کسی کو ایٹمی قوت بننے نہیں دیتا اور ہر ملک کی کوشش ہوتی ہے کہ دوسروے ممالک کی ایٹمی تنصیبات تباہ کردے۔

فوج کے لئے ضابطے (۱) فوج کی تعداد ضرورت کے مطابق ہو (۲) تنخواہ ضرورت کے مطابق ہو (۳) اگر فوجی فوج کے کسی شعبہ سے متعلق ہو پھر دیگر دنیاوی دھندوں میں نہیں پھنسے گا مثلا تجارت اور زراعت شروع کردے مثلا آج کل دیکھنے میں آرہا ہے، آرمی والے بیکریاں چلا رہے ہیں، سبزیاں بیچ رہے ہیں، پیٹرول پمپ کھول رہے ہیں یہ تمام سرگرمیاں غیر فوجی ہیں ان غیر فوجی دھندوں کے ساتھ ان کے پیشہ کو بڑا نقصان پہنچ رہا ہے (۴) فوجیوں کو باہر چھاونیوں میں رکھا جائے آج کل عوام اور فوجیوں کا بہت زیادہ اختلاط ہوگیا ہے (۵) فوج کو سیاست اور انتظامیہ سے دور رکھا جائے بدقسمتی سے ہمارے ملک میں تقسیم کے زمانہ سے لیکر اب تک فوجیوں نے زیادہ حکومت کی ہے حالانکہ ان کا کام نہ سیاست ہے نہ انتظامیہ میں دخل دینا، مارشل لا کا کوئی جواز نہیں، صرف ایک مضبوط قوت ہے اسلیئے عدالت کا جج بھی مارے خوف کے فتویٰ دے دیتا ہے

Scanned with CamScanner

کہ فوجی قانون نظریہ ضرورت کے تحت نافذ ہوا ہے جب ایک حکومت اسلامی لحاظ سے نااہل ہو جائے تو کسی دینی اور اہل قوت کو اقتدار پر قبضہ کرنا جائز ہوتا ہے فوج میں دینی اہلیت عموماً اور سیاسی اہلیت خصوصاً نہیں ہوتی (۶) اسراف اور عیاشی کو فوجی سطح پر ختم کیا جائے (۷) فوج میں فوجی افسر کا نرم ونازک بیٹا فوجی افسر بنتا ہے اور مضبوط اور توانا دیہاتی کو موقع نہیں ملتا، یہ زیادتی ہے (۸) فوجی جوان کا زیادہ وقت افسران کے دفاتر اور بنگلوں کی آرائش میں گزرتا ہے یہ صحیح نہیں (۹) فوجی مسلمان ہوتا کہ ملک اور ملت اسلامیہ کا دفاع کرے مسلمان مرتد ہو جائے تو آرمی سے نام کاٹ دیا جائے (۱۰) کسی عذر کی وجہ سے حاکم فوج کو کم کر سکتا ہے (۱۱) اگر فوجی ملازمت ترک کرنا چاہے اور اسی کی ضرورت نہ ہو تو ترک کر سکتا ہے (۱۲) اگر فوج میں مقابلہ کی قوت ہے اور لڑنے سے انکار کر دے تو تنخواہ ساقط کر دی جائے (۱۳) اگر کوئی فوجی مر جائے یا قتل ہو جائے تو واجب شدہ تنخواہ اس کی میراث ہوگی (۱۴) فوجی کے مرنے کے بعد اس کے بال بچوں کا ایک وقت تک انتظام ضروری ہے (۱۵) اگر کوئی فوجی دوران ملازمت اپاہج ہو جائے تو کچھ نہ کچھ تنخواہ جاری رکھی جائے تا کہ لوگوں میں فوجی خدمت کا جذبہ برقرار رہے (۱۶) فوجی بڑا اعزاز، جس کو نشان حیدر کہتے ہیں اس کا نام نشان اکبر رکھا جائے اسلئے کہ نشان حیدر حضرت علیؓ حیدر کرار کرم اللہ وجھہ کی یاد میں ہے حضرت علیؓ سب کے سر کے تاج ہیں لیکن اس نام سے ملک کے صرف ایک اقلیتی فرقے کی ترجمانی ہے نام ایسا ہو جس میں کسی کو اختلاف نہ ہو نشان اکبر نام رکھنے میں فوج کی اکثریت کا لحاظ بھی ہوگا۔ دیگر اعزازات میں سے کسی کا نام نشان حیدر رکھا جائے تو بہتر ہوگا۔

مجلس شوریٰ کے سالانہ اجلاس کی کاروائی

مولانا تحمید اللہ جان

مجلس شوریٰ کا دسواں سالانہ اجلاس بروز اتوار ۲۰ جمادی الثانی بمطابق ۹ ستمبر کو منعقد ہوا۔ ۱۰ بجکر ۴۵ منٹ پر باقاعدہ اجلاس کا آغاز دورہ حدیث کے طالب علم قاری شفیق اللہ صاحب کی تلاوت سے ہوا۔ تلاوت کے بعد شوریٰ کے اجلاس کی صدارت کیلئے جامعہ کے سرپرست اعلیٰ حضرت مولانا حکیم لطف الرحمان صاحب دامت برکاتھم کا انتخاب ہوا۔ اس کے بعد درجہ رابعہ کے طالب علم آصف علی نے نظم اور معروف ومشہور محب رسول حاجی محمد امین صاحب نور اللہ مرقدہ کے پوتے درجہ اولیٰ کے طالب علم ضیاء اللہ جان نے اپنے دادا کا نعتیہ کلام پیش کیا۔ ج سے سامعین بے حد لطف اندوز ہوئے۔ بعد ازاں جامعہ کے خادم خاص حاجی غیاث الا صاحب نے اپنا منظوم کلام پیش کیا۔ جس کے بعد ناظم تعلیمات مولانا حسین احمد صاحب نے اراکین شوریٰ کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا اور پچھلے مجلس شوریٰ کی کاروائی کا خلاصہ اور اس پر پیش کی گئی تجاویز مختصراً بیان کیں۔ موصوف کے بیان کے بعد جامعہ کے مہتمم حضرت مولانا مفتی غلام الرحمٰن دامت برکاتھم نے تفصیلی خطاب کیا جس میں حمد وصلوٰۃ کے بعد فرمایا کہ رب کائنات ہماری اور آپ کی ٹوٹی پھوٹی محنت اپنے دربار میں قبول فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کا دین مخلوق کا محتاج نہیں ہوتا۔ اللہ کا دین میرا اور آپکا محتاج نہیں لیکن ہم اور آپ اللہ کے دین کے محتاج ہیں۔ رب کائنات نے دستور ایسا رکھا ہے کہ اپنے دین کا کام ایسے طریقوں سے لیتا ہے جس سے انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے دین کے تحفظ کیلئے کبھی انسانوں کا انتخاب کرتا ہے اور کبھی نوع انسان کو چھوڑ کر دوسری مخلوق سے بھی اپنے دین کے تحفظ کا کام لیتا ہے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ ابرہہ جیسے دشمن خدا نے جب خانہ کعبہ کو ڈھانے کا ارادہ کیا اور مالک عرش کے گھر

پر یلغار کرتا ہوا حملہ آور ہوا تو وہاں پر اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر کی حفاظت کا کام چند پرندوں سے فرمایا۔عبدالمطلب ابرھہ سے درخواست کرتے ہیں کہ تمھاری اس فوج نے میرے اونٹ پکڑ لائے ہیں۔ مجھے وہ اونٹ واپس کر دیں، ابرھہ اس پر بہت ہنسا کہ آپ بھی عجیب ہیں میں تو خانہ کعبہ ڈھانے آیا ہوں اور تم اپنے اونٹوں کے بارے میں سفارش کرتے آئے ہو یہ کیوں نہیں کہتے کہ خانہ کعبہ مت ڈھاؤ۔عبدالمطلب نے اسکو ایک عجیب جواب دیا۔اس نے کہا کہ اونٹ میرے ہیں اسلئے میں اسکے بارے میں پوچھ رہا ہوں، ہاں گھر جسکا ہے وہ اپنے گھر کی خود حفاظت ضرور کرے گا۔میرا اس کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں۔اللہ تعالیٰ اپنے گھر کی حفاظت خود فرمائے اور پرندوں سے اپنے دین کی خدمت کا کام لے لیا۔دین کا کام عالم، جاہل، غریب اور کسی مالدار کا محتاج نہیں۔اللہ تعالیٰ جس طرح ارادہ فرمائے جسکے بارے میں ارادہ فرمائے اسی سے اپنے دین کا کام لے لیتا ہے۔ہم اور آپ سب کی یہ سعادت ہے کہ اس دور میں ہم بغیر کسی لالچ کے اس محفل میں دوزانو بیٹھے ہیں۔اور جامعہ عثمانیہ کے دسویں شوریٰ کے اجلاس میں مشاورت کر رہے ہیں، یقیناً ہم اور آپ کی سعادت مندی کا یہی ذریعہ ہے۔اللہ تعالیٰ ہم اور آپ سب کو اس پر قائم رکھے۔اللہ تعالیٰ ہمارے اور آپ کے ہاتھوں سے جامعہ عثمانیہ کے اس تر و تازہ باغ کی آبیاری کا کام لیتا رہے۔اسکے بعد حضرت مفتی صاحب نے اجلاس میں زیر غور مسائل کا ایجنڈا پیش کرتے ہوئے فرمایا۔پہلا یہ کہ گزشتہ سال آٹھواں تعلیمی سال تھا۔سال رواں نواں اور جسکے بارے میں ہم باھم مل بیٹھے ہیں دسواں تعلیمی سال ہے۔پچھلے تعلیمی سال میں ہمارا آمد و خرچ کس طرح ہوا، کتنی آمدنی ہوئی اور کتنا خرچ ہوا اور اس پر مجلس معائنہ کی جو رپورٹ ہے وہ بھی پیش کرنی ہے۔

دوسرا سال رواں میں جامعہ نے مجلس اعلیٰ کے مشورے سے دو پلاٹ خریدنے کا جو م اٹھایا تھا اسکی بابت تفصیل، تیسرا مجلس تعلیمی کے تجاویز اور چوتھا یہ کہ آئندہ (دسویں تعلیمی

خمینی خرچ کی جو درخواست بارگاہ خداوندی میں پیش کرنی ہے اسمیں آپ سے توثیق کا جو دستخط ہے وہ آپ سے لینا ہے۔

بجٹ کی تفصیل شروع کرنے سے پہلے حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ مجلس میں صاحب فراست حضرات تشریف فرما ہیں۔جو کوئی تجویز یا کوئی مشورہ ذہن میں آئے تو ہاں ہم نے آپ کیلئے رکھے ہیں، جو باتیں آپ نوٹ کرنا چاہیں اور مشورہ کیلئے بطور پیش کرنا چاہیں اسے ہم اپنی سعادت سمجھیں گے۔

گزشتہ سال ہمارے جتنے اخراجات ہوئے تقریباً اس سال ہم نے جو بجٹ پیش کیا 34 لاکھ اور 35 لاکھ کے درمیان تھا، اسمیں ہمارے جو اخراجات ہوئے وہ اس طریقے پر

سال نمبر 8 کے اخراجات کی تفصیل:

گزشتہ سال	1,36,125	روپے خرچ ہوئے
" "	4,96,800	روپے خرچ ہوئے
ت" "	13,42,640	روپے خرچ ہوئے
ان" "	19,622	روپے خرچ ہوئے
زی" "	51,331	روپے خرچ ہوئے
ن	31,227	روپے خرچ ہوئے
	3,10,041	روپے خرچ ہوئے
	8,94,923	روپے خرچ ہوئے
اخراجات	59,018	روپے خرچ ہوئے

Scanned with CamScanner

آمدورفت	1,16,659	روپے خرچ ہوئے
العصر	67,545	روپے خرچ ہوئے
مجموعہ اخراجات	35,49,006	روپے خرچ ہوئے

پچھلے سال کی آمدنی کی تفصیل:

عطیات کی مد میں کل آمدنی	28,42,670	روپے ہوئے
زکوٰۃ	17,71,557	روپے ہوئے
العصر	35,920	روپے ہوئے
مجموعہ	38,89,444	روپے ہوئے
پچھلے سال میں مجموعہ اخراجات	35,49,006	روپے ہوئے
بقایا بچت	3,40,438	روپے ہوئے

مجلس معائنہ کی رپورٹ:

جناب قاضی کلیم الرحمٰن صاحب مجلس معائنہ کے رکن ہیں، یہ حساب جن مراحل سے گزرتا ہے موصوف نے آمدوخرچ کا سارا نظام بمعہ رسید کے چیک کیا ہے پھر چار ستمبر کو مجلس معائنہ کے اراکین حاجی عبداللہ صاحب جناب عبدالمتین صاحب، جناب قاضی کلیم الرحمٰن صاحب اور جناب مولانا اسرار محمد صاحب جو ناظم مالیات ہیں، انھوں نے پھر اسکا تفصیلی معا کیا۔ اور اس مرتب کردہ رپورٹ پر اپنے دستخط ثبت کیئے۔

سال رواں کی کارگزاری:

حضرت مفتی صاحب نے سال رواں کی کارگزاری بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ گزشتہ سال کی تجویز کے مطابق شعبہ بنات میں 20 طالبات کے داخلے کا ارادہ تھا مگر ہمارے

مجلس تعلیمی نے یہ مشورہ کیا کہ ایک کلاس نہیں چل سکے گی تو 20 طالبات کی بجائے 40 کا داخلہ منظور کر کے دو کلاسیں شروع کیں۔ اسی طرح ساٹھ طلبہ شعبہ حفظ اور ساٹھ طلبہ کو شعبہ کتب میں داخلہ دیا گیا تو پرانے طلبہ سمیت 320 طلبہ اور 40 طالبات تو مجموعی طور پر 360 طلبہ اور طالبات کا داخلہ منظور کیا گیا۔

حضرت مفتی صاحب نے جامعہ کیلئے دارالحدیث، لائبریری، شعبہ کمپیوٹر اور ڈسپنسری کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے اسکا ذکر فرمایا کہ جامعہ کے ساتھ ملحقہ پلاٹ 10 مرلے مجلس اعلیٰ کے مشورے سے 7,58,300 روپے پر خریدی۔ جو بل نمبر 91 پر درج ہے۔ مدرسۃ البنات پر جاری تعمیری کام کے متعلق نقشہ میں خرابی کے باعث دو مرلے خریدنے کی ضرورت محسوس ہوئی تو ان دو مرلوں کی خریداری پر 2 لاکھ پندرہ ہزار روپے لگے جبکہ پندرہ سو روپے اس پر سرکاری اخراجات آئے تھے۔ یہ ہمارے ساتھ بل نمبر 122 میں درج ہیں۔ حضرت مفتی صاحب نے سال رواں کے اخراجات جو شوال کے مہینے سے لیکر جمادی الاول تک یعنی آٹھ مہینوں کے گوشوارے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

سال رواں تعلیمی سال نمبر 9 کے اخراجات کی تفصیل:

آٹھ مہینوں میں بجلی کے مد میں	1,21,265	روپے خرچ ہوئے
آٹھ مہینوں میں تنخواہ کے مد میں	5,10,180	روپے خرچ ہوئے
آٹھ مہینوں میں تعمیرات کے مد میں	17,97,953	روپے خرچ ہوئے
آٹھ مہینوں میں ٹیلی فون کے مد میں	39,339	روپے خرچ ہوئے
آٹھ مہینوں میں ڈاک کے مد میں	26,270	روپے خرچ ہوئے
آٹھ مہینوں میں سٹیشنری کے مد میں	23,718	روپے خرچ ہوئے

Scanned with CamScanner

آٹھ مہینوں میں ضیافت کے مد میں 20,653 روپے خرچ ہوئے

آٹھ مہینوں میں کتب کے مد میں 99,113 روپے خرچ ہوئے

واضح رہے کہ کتابوں کیلئے گزشتہ سال 3,50,000 روپے مختص کرنے کا مشورہ کیا تھا، مگر اس سال تعمیرات کی مد میں اخراجات زیادہ تھے، اسلئے کتابیں نہیں خریدی گئیں۔ ہاں کتابوں کی ضرورت مالک ارض وسماء نے ایک دوسری طرف سے پوری فرمادی۔ پشاور میں مقیم ڈیرہ اسماعیل خان کے ایک پروفیسر جناب فیض اللہ منصور صاحب نے تقریبا 3,00,000 روپے کی کتابیں جو اسکا سارا کتب خانہ تھا، جامعہ کو وقف کیا، تو وہ ضرورت اللہ تعالی نے وہاں سے پوری فرمادی۔

آٹھ مہینوں میں مطبخ کے مد میں 6,84,534 روپے خرچ ہوئے

آٹھ مہینوں میں آمد ورفت کے مد میں 75,172 روپے خرچ ہوئے

آٹھ مہینوں میں العصر کے مد میں 38,842 روپے خرچ ہوئے

آٹھ مہینوں میں مجموعہ اخراجات کے مد میں 34,81,170 روپے خرچ ہوئے

ان اخراجات کی پیش نظر سال رواں -/39,925 [illegible] روپے مقروض رہ گیا ہے، مگر گزشتہ سالوں کی بچت -/7,36,425 روپے جب قرضہ سے ہٹایا جائے تو تقریبا 6,09,400 روپے قرضہ باقی رہتا ہے حضرت مفتی صاحب نے سال رواں کے قرضہ کی تفصیل ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ اب جس نے قرضوں کا انتظام کیا تھا، وہ اب انشاء اللہ اسکی ادائیگی کے اسباب بھی پورا فرمادیگا۔

جامعہ کے تعلیمی میٹنگ میں شوریٰ کے اجلاس کیلئے پیش کئے گئے تجاویز پر ایک نظر:

حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ ہمارے اساتذہ کا پچھلے دنوں ایک میٹنگ ہوئی ہے۔ انہوں نے آپکے سامنے چند تجاویز پیش کی ہیں، وہ آپکے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

نمبر 1 آئندہ سال بچی شاخ میں درجہ ثانیہ کا اجراء، جس میں پرانے طلبہ کے ساتھ 10 طلبہ کا اضافہ کیا جائے۔

نمبر 2 شعبہ بنات میں درجہ ثالثہ کا اجراء، جن میں پرانے طالبات کے ساتھ مزید 25 طالبات کا اضافہ کیا جائے۔

نمبر 3 دونوں شعبوں میں درجات کے اضافہ سے 4 مزید اساتذہ کی ضرورت ہوگی اس اضافے سے اگلے سال طلبہ اور طالبات کی کل تعداد ان شاء اللہ 395 تک پہنچے گی۔ طالبات پر ہمارے اخراجات درس وتدریس کے کتب اور اساتذہ کے علاوہ نہیں آتی ہیں کیونکہ طالبات صبح اپنے گھر محرم کے ساتھ آتی ہیں اور عصر کو سرپرست حضرات اپنے بچی خود کولے جاتے ہیں، انکے کھانے کا انتظام یہ ہے کہ ماہانہ -/150 روپے جمع کراتی ہیں، خادمہ انکے لئے کھانا پکا کر دوپہر کا کھانا کھلاتی ہیں۔

330 طلبہ، 21 اساتذہ جس میں دو استانیاں بھی شامل ہیں اور چھ ملازمین کے اخراجات کی تفصیل حضرت مفتی صاحب نے بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

تعلیمی سال نمبر 10 کے اخراجات کی تفصیل:

آئندہ (دسویں تعلیمی) سال بجلی کے خرچ کا تخمینہ 1,99,919 روپے ہوگا

آئندہ (دسویں تعلیمی) سال تنخواہ کے خرچ کا تخمینہ 8,51,490 روپے ہوگا

آئندہ (دسویں تعلیمی) سال تعمیرات کے خرچ کا تخمینہ 14,95,967 روپے ہوگا

آئندہ (دسویں تعلیمی) سال ٹیلی فون کے خرچ کا تخمینہ 4,500 روپے ہوگا

واضح ہے کہ ٹیلی فون کا مذکورہ تخمینہ تین ٹیلیفونوں کا ہے جسمیں سے مدرسہ کے ٹیلیفون کے علاوہ ایک ٹیلیفون انٹرنیٹ کے ساتھ لگا ہوا ہے، جس پر اندرون و بیرون ممالک سے فتوے آتے ہیں اور ایک ٹیلیفون بھی شاخ میں بھی ہے۔

آئندہ سال ڈاک کے خرچ کا تخمینہ	44,405	روپے ہوگا
آئندہ سال سٹیشنری کے خرچ کا تخمینہ	59,253	روپے ہوگا
آئندہ سال ضیافت کے خرچ کا تخمینہ	34,700	روپے ہوگا
آئندہ سال کتابیں کے خرچ کا تخمینہ	2,50,000	روپے ہوگا
آئندہ سال مطبخ کے خرچ کا تخمینہ	9,42,992	روپے ہوگا
آئندہ سال متفرق کے خرچ کا تخمینہ	55,968	روپے ہوگا
آئندہ سال العصر مع دار التصنیف کے خرچ کا تخمینہ	74,000	روپے ہوگا
آئندہ سال آمدورفت کے خرچ کا تخمینہ	1,13,000	روپے ہوگا
آئندہ سال مجموعی اخراجات کے خرچ کا تخمینہ	41,67,004	روپے ہوگا

ان تمام تفصیلات کے بیان کرنے کے بعد حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ اب اللہ تعالی کے دربار میں یہ درخواست دینی ہے۔ اسمیں مخلوق پر اعتماد آدمی کو ٹھیس پہنچاتا ہے۔ تو ہم اللہ تعالی سے مانگیں گے وہ غیبی خزانوں سے امداد دیگا۔ آخر میں ایک بار پھر حضرت مفتی صاحب نے اراکین کا شکریہ ادا کیا اور دعا فرمائی کہ اللہ تعالی تم سب کو دنیا و آخرت میں کامیاب بنائے، اس کے بعد حضرت مفتی صاحب نے بڑی دیر تک بجٹ پر اراکین شوریٰ کے مختلف اور تجاویز کو غور سے سنا، آخر میں سرپرست اعلیٰ جناب مولانا حکیم لطف الرحمٰن صاحب نے جامعہ کی مزید ترقی کیلئے دعا مانگی جس کے ساتھ مجلس شوریٰ کا یہ طویل اجلاس ے دوبجے اختتام پذیر ہوا اور نماز ظہر کے بعد حضرت حکیم صاحب کی طرف سے ظہرانہ پیش کیا گیا۔

ن المدارس ،اس کے امتحانات اور نتائج

مولانا حسین احمد ناظم تعلیمات جامعہ عثمانیہ پشاور

ء کی جنگ آزادی کی ناکامی کے بعد جب برصغیر پر انگریزی سامراج کا پوری طرح م ہو گیا۔ تو فطری طور پر عوام کیا خواص بھی انگریزی تہذیب و تمدن سے مرعوب بلکہ گرویدہ ہو گئے۔ انگریزی زبان، انگریزی لباس اور انگریزی طرز زندگی باعث صد افتخار سمجھی جانے لگیں۔ عیسائی مشنریوں نے پوری آزادی اور بڑے زور و شور سے عیسائیت شروع کر دی۔ لارڈ میکالے کے رسوائے زمانہ نظام تعلیم (جو بدقسمتی سے آزادی کی صدی گذرنے کے بعد بھی مسلط ہے) کو رائج کر دیا گیا۔ یوں معلوم ہو رہا تھا کہ اگر اس کے آگے بند نہ باندھا گیا تو بہت جلد برصغیر میں عیسائیت اکثریتی مذہب بن جائے گی مشکل حالات میں مجاہدین آزادی نے محاذ جنگ اور طریقہ جنگ تبدیل کر کے بند﴾ نامی ایک چھوٹے سے قصبے میں ﴿دارالعلوم دیوبند﴾ کی بنیاد رکھی۔ بہت جلد اس کی شاخیں ہندوستان بھر میں پھیل گئیں۔ اور ان دینی مدارس کے فیض یافتہ علماء نے ہر گریزی سامراج کا مقابلہ کر کے مسلمانوں کے مذہب و تمدن کی حفاظت کا تاریخ ساز ردار انجام دیا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ان بوریہ نشینوں نے انگریزی استعمار کو برصغیر نے پر مجبور کیا۔ ورنہ انگریزوں کے پروردہ ﴿میڈان گریٹ بریٹن﴾ لوگ کہاں آزادی ک چلا سکتے تھے۔ ﴿دارالعلوم دیوبند﴾ برصغیر کے تمام مدارس دینیہ کا مرکز تھا۔ اسی کا ردہ نصاب تعلیم اور طرز تعلیم پورے برصغیر میں رائج تھا۔ مگر تقسیم کے بعد پاکستان میں دارس دینیہ میں سے کسی کو ایسی مرکزیت حاصل نہیں تھی کہ وہ ﴿دارالعلوم دیوبند﴾ کی لک کے تمام دینی مدارس کے رہنما کا کردار ادا کر سکے۔ دوسری جانب بدقسمتی سے قیام

Scanned with CamScanner

پاکستان کے بعد سے تقریباً ہر حکومت کی خواہش اور کوشش یہ رہی ہے کہ کسی طرح مدارس دینیہ کو سرکاری تحویل میں لیکر اور اس میں عصری علوم داخل کر کے ﴿آدھے تیتر آدھے بٹیر﴾ قسم کے لوگ پیدا کئے جائیں۔ اور اس طرح معاشرے کی اسلامائزیشن میں علماء مدارس کا کردار ختم کر دیا جائے۔ مگر اے لب آرزو کہ خاک شدہ

انشاء اللہ یہ کوشش کبھی کامیاب نہیں ہوگی۔

وفاق کا قیام

ان حالات میں ضرورت محسوس کی گئی کہ ملک بھر کے مدارس دینیہ کا ایک مرکزی بورڈ تشکیل دیا جائے جو ایک طرف تو مدارس کے نصاب تعلیم۔ طرز تعلیم اور نظام امتحانات میں یکسانیت پیدا کرے، تو دوسری طرف مدارس کو ایک مشترکہ پلیٹ فارم مہیا کر کے ان کی قوت کو مجتمع اور ان کی آواز کو طاقتور بنا دے۔ چنانچہ مولانا مفتی محمودؒ، مولانا محمد یوسف بنوریؒ، مولانا خیر محمدؒ، مولانا مفتی محمد شفیعؒ، مولانا شمس الحق افغانیؒ، مولانا عبدالحقؒ اور دیگر اصحاب فکر ونظر نے آج سے تقریباً چوالیس سال قبل ﴿وفاق المدارس العربیہ پاکستان﴾ کی بنیاد رکھی۔

وفاق نے مدارس دینیہ میں مداخلت کی ہر حکومتی کوشش کو ناکام بنایا۔ اور آج بھی وفاق ہی کی برکت سے مدارس دینیہ حکومتی دست برد سے محفوظ و مامون ہیں۔ وفاق المدارس کے قیام کے بعد بریلوی مکتبہ فکر کی ﴿تنظیم المدارس﴾۔ سلفی مدارس کی ﴿وفاق المدارس السّلفیہ﴾ شیعہ مدارس کی ﴿وفاق المدارس الشیعیہ﴾ اور رابطۃ المدارس بھی وجود میں آئے۔

اہل حق کے مدارس کی نمائندہ تنظیم ﴿وفاق المدارس﴾ کے ساتھ ابتداء میں تو پاکستان کے بڑے بڑے گنتی کے مدارس کا الحاق تھا۔ اور وفاق کے تحت صرف ﴿درجہ عالمیہ﴾ کا امتحان ہوتا تھا۔ مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ملحقہ مدارس کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہا اور تحتانی درجات کے امتحانات بھی وفاق کے تحت ہونے شروع ہو گئے۔ اور آج ملک بھر کے اہل حق کے تقریباً چار ہزار مدارس اس تنظیم کے ساتھ ملحق ہیں۔ جہاں وفاق کا منظور کردہ

نصاب پڑھایا جاتا ہے۔ اور ان کے طلبہ وفاق کے تحت منعقدہ امتحانات میں شرکت کرتے ہیں

وفاق کے امتحانات۔

حفظ قرآن کے علاوہ وفاق کے تحت مندرجہ ذیل امتحانات کا انعقاد ہوتا ہے۔

۱۔	امتحان متوسطہ	دورانیہ تعلیم ۳ سال
۲۔	امتحان ثانویہ عامہ	دورانیہ تعلیم ۲ سال
۳۔	امتحان ثانویہ خاصہ	دورانیہ تعلیم ۲ سال
۴۔	امتحان عالیہ	دورانیہ تعلیم ۲ سال
۵۔	امتحان عالمیہ	دورانیہ تعلیم ۲ سال

وفاق کے تحت ۲ تا ۷ شعبان المعظم ۱۴۲۲ھ / ۲۰ تا ۲۵ اکتوبر ۲۰۰۱ء کے منعقد ہونے والے امتحانات میں ملک بھر کے اکیاسی ہزار نو سو ستائیس **81927** طلبہ وطالبات نے شرکت کی۔ طلبہ کے لئے ملک بھر میں **193** اور طالبات کے لئے **217** مراکز امتحان قائم کئے گئے۔

پرچوں کی جانچ پڑتال :۔

تمام مراکز امتحان سے روزانہ پرچوں کے پیک وفاق کے مرکزی دفتر ملتان بھیجے جاتے ہیں۔ جہاں امتحان کے اختتام پر پرچوں کی چیکنگ کا کام شروع ہو جاتا ہے۔ ساتھ ساتھ دفتر کا عملہ نتائج بھی تیار کرتا جاتا ہے۔

اس سال پرچوں کی چیکنگ کے لئے ملک بھر سے تقریباً ڈیڑھ سو جید علماء کرام کو بلایا گیا۔ جنہوں نے پندرہ دن تک پرچوں کی جانچ پڑتال کا کام کیا۔ یاد رہے کہ ان ممتحنین کو چوکس رکھنے کے لئے ممتحنین اعلیٰ کی ایک کمیٹی بھی دفتر وفاق میں موجود رہتی ہے۔ ممتحنین اعلیٰ روزانہ چیک شدہ پرچوں میں سے کچھ پرچے چیک کرتے ہیں۔ تاکہ معلوم کیا جا سکے کہ ممتحنین کسی غفلت یا کوتاہی کا ارتکاب تو نہیں کر رہے۔ یا بہت زیادہ سخاوت یا بخل سے تو کام نہیں لیا جا رہا۔

مورخہ ۳۰ نومبر ۲۰۰۱ء کو وفاق کے سالانہ امتحانات منعقدہ شعبان ۱۴۲۲ھ کا اعلان کر دیا گیا۔

Scanned with CamScanner

جامعہ عثمانیہ کا نتیجہ -

جامعہ عثمانیہ اپنی تاسیس کے بعد سے ہی وفاق سے ملحق ہے- اور اس کے طلبہ وفاق کے سالانہ امتحانات میں شرکت کرتے ہیں- جامعہ کا نتیجہ بحمد اللہ ہمیشہ اچھا آتا رہا ہے- اس سال جامعہ کے مختلف درجات کے ۱۵۲ طلبہ و طالبات نے وفاق کے سالانہ امتحانات میں شرکت کی- الحمد للہ سب کے سب بہترین نمبرات سے کامیاب ہوئے-

تفصیل کچھ یوں ہے-

درجہ	ممتاز	جید جدا	جید	مقبول	کل تعداد
۱- عالیہ	۴	۱۰			۱۴
۲- عالیہ	۶	۸			۱۴
۳- ثانیہ خاصہ	۶	۲۴			۳۰
۴- ثانویہ عامہ (بنین)	۲۷	۱۱	۲		۴۰
۵- ثانویہ عامہ (بنات)	۳	۱۵			۱۸
۶- متوسطہ	۱۲	۶			۱۸
۷- حفظ	۱۲	۶			۱۸
	۷۰	۸۰	۲		۱۵۲

یاد رہے کہ درجہ ممتاز میں پاس ہونے کے لئے کم از کم اسی فیصد، درجہ جید جداً کے لئے ساٹھ فیصد درجہ جید کے لئے پچاس فیصد اور درجہ مقبول کے لئے چالیس فیصد نمبرات حاصل کرنا ضروری ہے-

جامعہ عثمانیہ کا امتیاز:-

آپ نے ملاحظہ فرمالیا- کہ مجموعی لحاظ سے تو نتیجہ بہترین ہے ہی، لیکن ہمارے لئے مزید خوشی کی بات یہ ہے کہ الحمد للہ جامعہ عثمانیہ کے تین طلبہ نے ملک بھر میں امتیازی پوزیشنیں حاصل کی

ثانویہ عامہ کے طالب علم عبدالقادر بن فضل قادر رول نمبر ۵۱۹۸ نے چھ سو میں سے پانچ سو ...یانوے نمبر لیکر ملک بھر میں پہلی اور محمد شعیب بن عاشق سلیم رول نمبر ۵۱۷۵ نے پانچ سو ...ای نمبر لیکر تیسری پوزیشن حاصل کی ہے- جبکہ درجہ متوسطہ کے طالب علم فضل معبود بن فضل ...رول نمبر ۵۵۱۶ نے سات سو میں سے چھ سو چھتر ۶۷۶ نمبر لیکر ملک بھر میں دوسری پوزیشن ...ل کی ہے- ہم اس اعزاز پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں اور تمام کامیاب طلبہ کو عموماً اور امتیازی ...یابی حاصل کرنے والے طلبہ کو خصوصاً مبارکباد پیش کرتے ہیں-

...تیازی کامیابی پر وظائف:-

...ی مجلس تعلیمی نے اپنے اجلاس منعقدہ ۱۱ اگست ۲۰۰۱ء میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ وفاق کے ...نہ امتحانات میں ملک بھر میں امتیازی پوزیشن حاصل کرنے والے جامعہ عثمانیہ کے طلبہ کو ان ...گلے امتحان وفاق یعنی دو سال تک بحساب ذیل ماہانہ وظائف دیئے جائیں گے- ...رطیکہ وہ اگلے دو سال جامعہ عثمانیہ میں سلسلہ تعلیم جاری رکھیں)

	اول	دوم	سوم
	۵۰۰	۴۵۰	۴۰۰
	۴۵۰	۴۰۰	۳۵۰
...یہ خاصہ	۴۰۰	۳۵۰	۳۰۰
...یہ عامہ	۳۵۰	۳۰۰	۲۵۰
...طہ	۳۰۰	۲۵۰	۲۰۰

...فیصلے کی رو سے مذکورہ تینوں طلبہ اگلے دو سال کے لئے وظائف کے مستحق قرار پائے ہیں-

...ن کے نتیجے کا عکس اگلے صفحات میں ملاحظہ فرمائیں-

...-پردے کے پیش نظر طالبات کا تفصیلی نتیجہ شائع نہیں کیا جا رہا-

Scanned with CamScanner

مكتب نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان — المرحلة العالمية

اسم المدرسة الجامعة: جامعة عثمانية — العنوان پشاور: عثمانيه كالوني نزد قصه خواني روڈ پشاور صدر — للبنين

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الاب	مديريه	تاريخ الولادة	الأرقام المحصلة في كل ورقة (ورقة 1)	(ورقة 2)	(ورقة 3)	(ورقة 4)	(ورقة 5)	(ورقة 6)	المجموع	التقدير	الكوائف
٨٤٣	٤٠٥٨٤	محمد سعيد	محمد سليم	صوابي	١٣٩٩هـ ١٩٧٩	٣٧	٨١	٩٦	٧٤	٧٥	٩٣	٤٥٦	جيد جدا	
٨٤٤	٤٠٥٨٥	عنايت الرحمن	غلام الرحمن	مانسهره	١٤٠١ ١٩٨١	٧٢	٦١	٨٣	٥٥	٧١	٨٦	٤٢٤	جيد جداً	
٨٤٥	٤٠٥٨٦	عطاء الرحمن	عبد الغني	صوابي	١٣٩٧ ١٩٧٧	٧٠	٦٦	٨٠	٧٠	٨٣	٩٢	٤٦٢	"	
٨٤٦	٤٠٥٨٧	محمد قاسم	محمد سليمان	"	١٣٩٠ ١٩٧٠	٦٦	٦١	٦٨	٦٥	٧٦	٨٠	٤١٦	"	
٨٤٧	٤٠٥٨٨	جمشيد علي	امير نواز	پشاور	١٣٩٨ ١٩٧٨	٦٧	٥٠	٧٨	٦٥	٥٦	١٠٠	٤١٦	"	
٨٤٨	٤٠٥٨٩	رياض محمد	فضل محمد	صوابي	١٣٩٦ ١٩٧٦	٧٥	٨٣	٩٥	٧٥	٩٧	٨٨	٥١٣	ممتاز	
٨٤٩	٤٠٥٩٠	محمد عثمان	محمد سليمان	اٹک	١٣٩٦ ١٩٧٦	٦٨	٨٥	٨٠	٧٥	٨١	٩٣	٤٨٢	"	
٨٥٠	٤٠٥٩١	محمد يوسف	محمد يونس	نوشهره	١٣٩٥ ١٩٧٥	٧٠	٦١	٧٨	٧٥	٥٨	٩٢	٤٣٤	جيد جداً	
٨٥١	٤٠٥٩٢	مجيب الله	نور اكبر	چارسده	١٣٩٠ ١٩٧٠	٦١	٤٠	٧٥	٦٠	٦٤	٨١	٣٨١	"	
٨٥٢	٤٠٥٩٣	گل واحد	عبد المالك	مانسهره	١٣٩٧ ١٩٧٧	٦٨	٧٣	٨١	٦٥	٦٠	٩٦	٤٤٣	"	
٨٥٣	٤٠٥٩٤	عبد الوهاب	سيد فضل احمد	دير	١٣٩٨ ١٩٧٨	٧٧	٨٨	٧٣	٨٠	٩٦	٩٢	٥٠٦	ممتاز	
٨٥٤	٤٠٥٩٥	شفيق الله	مير باز خان	وودات اتالي	١٣٩٧ ١٩٧٧	٧٠	٥٣	٦٨	٦٠	٧٦	٨٣	٤١٠	جيد جداً	

مكتب نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان — المرحلة العالمية

اسم المدرسة الجامعة: جامعة عثمانية — العنوان — للبنين

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الاب	مديريه	تاريخ الولادة	الأرقام المحصلة في كل ورقة (ورقة 1)	(ورقة 2)	(ورقة 3)	(ورقة 4)	(ورقة 5)	(ورقة 6)	المجموع	التقدير	الكوائف
٨٥٥	٤٠٥٩٦	محمد يوسف	سكندر شاه	پشاور	١٤٠٠ ١٩٨٠	٧٠	٤١	٥٣	٦٠	٦٩	٩٣	٣٨٦	جيد جداً	
٨٥٦	٤٠٥٩٧	بنيامين	فضل قدير	صوابي	١٤٠٠ ١٩٨٠	٧٦	٩٠	٨٥	٧٥	٦٦	١٠٠	٤٩٢	ممتاز	

Scanned with CamScanner

مكتب نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان ١٤٢١هـ المرحلة العالية للبنين

اسم المدرسة / الجامعة: جامعة عثمانية — العنوان: پشاور — شاه ولي الله

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الأب	مديرية	تاريخ الولادة			[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	المجموع	التقدير	الكوائف
١٤٣٩	٢٣٦٦١	مسعود شاه	سرتاج شاه	پشاور	١٤٠٠ / ١٩٨٠	٩	٢٢	٧٠	٨١	٩٦	٩٥	٨٧	٤٠	٤٦٩	جيد جداً	
١٤٤٠	٢٣٦٦٢	وحيد الرحمن	فضل الله	دير	١٣٩٧ / ١٩٧٧			٥٠	٨٥	٩٠	٨٩	٧٧	٤٦	٤٣٧	〃	
١٤٤١	٢٣٦٦٣	احسان الرحمن	منعم الرحمن	پشاور	١٤٠٢ / ١٩٨٤			٧٨	٩٣	١٠٠	١٠٠	١٠٠	٤٩	٥٢٠	ممتاز	
١٤٤٢	٢٣٦٦٤	الطاف الرحمن	محبوب الرحمن	نوشهره	١٣٩٩ / ١٩٧٩			٧٢	٧٤	٩٠	٩٣	٨٥	٤٠	٤٥٤	جيد جداً	
١٤٤٣	٢٣٦٦٥	اكرام الله	سيد احمد	پشاور	١٤٠٠ / ١٩٨٠			٧٣	٨٦	٩٣	٩٤	٨٣	٤٢	٤٧١	〃	
١٤٤٤	٢٣٦٦٦	محمد اسماعيل	رستم خان	مردان	١٣٩٧ / ١٩٧٧			٨٥	٧٩	٩٩	٩٧	٩٤	٤٢	٤٩٦	ممتاز	
١٤٤٥	٢٣٦٦٧	خليل احمد	حسين احمد	كرك	١٣٩٨ / ١٩٧٨			٧٧	٨٠	٨٠	٩٦	٩١	٤٨	٤٧٢	جيد جداً	
١٤٤٦	٢٣٦٦٨	عبد المنان	زربت خان	كوهاٹ	١٣٩٩ / ١٩٧٩											
١٤٤٧	٢٣٦٦٩	محمد ابراهيم	امام محمد	كرك	١٣٩٨ / ١٩٧٨			٨٠	٩٠	٩٩	١٠٠	٩٠	٤٤	٥٠٣	ممتاز	
١٤٤٨	٢٣٦٧٠	نور الامين	عبد الكريم	پشاور	١٣٩٨ / ١٩٧٨			٥٢	٨٦	٨٥	٨٤	٨٢	٥٦	٤٤٥	جيد جداً	
١٤٤٩	٢٣٦٧١	شاه اسلام	محمد اسلام	نوشهره	١٣٩٨ / ١٩٧٨			٩٠	٨٥	٩٥	١٠٠	٩٠	٥٩	٥١٩	ممتاز	
١٤٥٠	٢٣٦٧٢	نعمت الله	نسيم الله	پشاور	١٣٩٨ / ١٩٧٨			٨٠	٧٨	٨٢	١٠٠	٧٥	٤٦	٤٦٢	جيد جداً	

مكتب نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان ١٤٢٢هـ / ٢٠٠١ المرحلة العالية للبنين

اسم المدرسة / الجامعة: جامعة شاه ولي الله — العنوان: پشاور

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الأب	مديرية	تاريخ الولادة			[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	المجموع	التقدير	الكوائف
١٤٥١	٢٣٦٧٣	محمد امين	رئيس خان	كوهاٹ	١٤٠٠ / ١٩٨٠			٥٠	٨٣	٧٦	٨٤	٨٠	٥٠	٤٢٣	جيد جداً	
١٤٥٢	٢٣٦٧٤	محمد فاروق	فضل حسين گل	سوات	١٣٩١ / ١٩٧١			٧١	٨٤	٩٣	٩٤	٧٦	٦٢	٤٨٠	ممتاز	
١٤٥٣	٢٣٦٧٥	سخاوت شاه	قيوم شاه	نوشهره	١٣٩٦ / ١٩٧٦	١	٣	٧٢	٧٥	٩٦	١٠٠	٩٠	٥١	٤٨٤	〃	

كشف نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان [illegible] المرحلة الثانوية الخاصة للبنين

اسم المدرسة/الجامعة: جامعه عثمانيه — العنوان: پشاور نوتھیہ

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الأب	مديرية	تاريخ الولادة	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	المجموع	التقدير	الكوائف
٢٦٢٤	٢٩٠٩٦	فضل حكيم	فضل أكبر	چارسده	١٣٩٩ / ١٩٧٩	٨٠	١٠٠	٨٨	٩٠	١٠٠	٧٥	٥٣٣	ممتاز	
٢٦٢٥	٢٩٠٩٧	منير احمد	غياث الاسلام	پشاور	١٣٩٧ / ١٩٧٧	٦٧	١٠٠	٧٧	٧٧	١٠٠	٨٠	٥٠١	•	
٢٦٢٦	٢٩٠٩٨	حبيب الله	محمد رؤف	بنوں	١٣٩٩ / ١٩٧٩	٦٨	٧٢	٤٦	٧٢	٧٦	٧٧	٤١١	جيد جدا	
٢٦٢٧	٢٩٠٩٩	ذاكر الله	مير باز خان	شکر دره افغانستان	١٤٠٢ / ١٩٨٢	٩٨	٩٤	٨٠	٩٨	٩٤	٨٢	٥٤٦	ممتاز	
٢٦٢٨	٢٩١٠٠	محمد عباس	جامدار خان	باجوڑ ایجنسی	١٤٠٣ / ١٩٨٣	٨٠	٩٠	٧٥	٩٨	٩٩	٩٤	٥٣٦	ممتاز	
٢٦٢٩	٢٩١٠١	محمد جاد	لطيف الرحمن	اٹک	١٤٠٣ / ١٩٨٣	٤١	٥٥	٦٤	٩٢	٥٧	٧٠	٣٧٩	جيد جدا	
٢٦٣٠	٢٩١٠٢	عبد الباسط	حميد گل	چارسده	١٣٩٩ / ١٩٧٩	٥٩	٧٠	٦٤	٩١	٨١	٦٩	٤٣٤	•	
٢٦٣١	٢٩١٠٣	مشتاق احمد	ناموس خان	نوشهره	١٣٩٨ / ١٩٧٨	٦٩	٨٠	٦٠	٩٣	٧٧	٦١	٤٤٠	•	
٢٦٣٢	٢٩١٠٤	حبيب الله شاه	محمود شاه	ژوب	١٣٩٨ / ١٩٧٨	٦١	٥٥	٥٨	٩١	٧٢	٧٤	٤١١	•	
٢٦٣٣	٢٩١٠٥	شاہد الله	منور خان	چارسده	١٤٠٢ / ١٩٨٢	٦٧	٩٢	٦٣	٩١	٧٩	٧٦	٤٦٨	•	
٢٦٣٤	٢٩١٠٦	ضياء الرحمن	زعفران	پشاور	١٤٠٤ / ١٩٨٤	٧٢	٧٥	٥٧	٨٨	٨٠	٦٨	٤٤٠	•	
٢٦٣٥	٢٩١٠٧	شاہد الدين	طالع زر	سوات	١٣٩٨ / ١٩٧٨	٦٠	٦٠	٦٣	٩٠	٧٦	٦٨	٤١٧	"	

اسم المدرسة/الجامعة: جامعه عثمانيه — العنوان: پشاور — للبنين

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الأب	مديرية	تاريخ الولادة	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	المجموع	التقدير	الكوائف
٢٦٣٦	٢٩١٠٨	نويد احمد	نواب خان	کرک	١٣٩٧ / ١٩٧٧	٧٤	٩٥	٧٥	٨٨	٨٥	٧٧	٤٩٤	ممتاز	
٢٦٣٧	٢٩١٠٩	محمد سليمان	مصلح الدين	چارسده	١٣٩٨ / ١٩٧٨	٧٢	٦٨	٤٧	٨٩	٧٧	٧٢	٤٢٥	جيد جدا	
٢٦٣٨	٢٩١١٠	عرفان الدين	فرمان الدين	نوشهره	١٤٠٢ / ١٩٨٢	٥١	٥٥	٥٣	٨٥	٧٧	٦٠	٣٨١	•	
٢٦٣٩	٢٩١١١	آصف علي	نور سيد	مردان	١٤٠٢ / ١٩٨٢	٧٦	٨٢	٦٣	٩٢	٨٦	٦٦	٤٦٥	•	
٢٦٤٠	٢٩١١٢	غلام نبي	فضل حسين	صوابي	١٤٠٣ / ١٩٨٣	٤٠	٦٥	٤٠	٨٩	٧٦	٤٨	٣٥٨	•	
٢٦٤١	٢٩١١٣	لطيف الله	سيد الله	دير	١٤٠٢ / ١٩٨٢	٥٥	٨٢	٦٥	٩٥	٧٥	٥٠	٤٢٢	•	
٢٦٤٢	٢٩١١٤	سليم شاه	محمد شاه	چارسده	١٣٩٨ / ١٩٧٨	٥٩	٨٠	٧٤	٩٤	٨٢	٧١	٤٦٠	•	
٢٦٤٣	٢٩١١٥	مومن خان	گوهر بادشاه	"	١٤٠١ / ١٩٨١	٦٩	٨٠	٦٥	٩٣	٨٧	٧٥	٤٦٩	•	
٢٦٤٤	٢٩١١٦	احسان الله شاه	احمد شاه	ژوب	١٤٠٢ / ١٩٨٢	٦٥	٦٥	٥٧	٨١	٧٦	٦٩	٤١٣	•	
٢٦٤٥	٢٩١١٧	يوسف الكبير	فضل محمود	پشاور	١٣٩٩ / ١٩٧٩	٦٠	٦٠	٧٤	٩٢	٧٩	٦١	٤٢٦	•	
٢٦٤٦	٢٩١١٨	ضياء الدين	ياسين	•	١٤٠٠ / ١٩٨٠	٧٢	٥٥	٥٧	٩١	٧٧	٥٧	٤١٠	•	
٢٦٤٧	٢٩١١٩	عبد الرحمن	گل رضا	جنوبي وزيرستان	١٤٠٥ / ١٩٨٥	٨٢	٩٥	٧٥	٩٦	١٠٠	٩٦	٥٤٤	ممتاز	

Scanned with CamScanner

كشف نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان ١٤٢٢هـ / ٢٠٠١م المرحلة الثانوية الخاصة للبنين

اسم المدرسة / الجامعة: جامعه عثمانيه — العنوان: پشاور

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الأب	مديريه	تاريخ الولادة	الأرقام المحصلة (١)	(٢)	(٣)	(٤)	(٥)	(٦)	المجموع	التقدير	الكوائف
٢٦٤٨	٣٩١٢٠	محمد زاهد	سلطان بهادر	بری پور	١٤٠٢هـ / ١٩٨٢	٦٩	٧٥	٧٧	٩٢	٨٥	٧٦	٤٧٤	جيد جداً	
٢٦٤٩	٣٩١٢١	ضیاء الحق	حنيف الرحمن	چارسده	١٣٩٩ / ١٩٧٩	٧٢	٨٣	٧٤	٩٣	٨٤	٦١	٤٦٧	〃	
٢٦٥٠	٣٩١٢٢	خليل احمد	محمد اسماعيل	كوہاٹ	١٤٠٠ / ١٩٨١	٦٠	٨٥	٧٩	٩٠	٥٦	٦٣	٤٣٣	〃	
٢٦٥١	٣٩١٢٣	شمس الامين	گل امين خان	دير	١٣٩٩ / ١٩٧٩	٨٢	٨٨	٦٦	٩٣	٧٢	٤٩	٤٥٢	〃	
٢٦٥٢	٣٩١٢٤	مبشر	بشير الدين	چارسده	١٣٩٨ / ١٩٧٨	٤٩	٧٥	٧٧	٩٨	٩٠	٨٦	٤٧٥	〃	
٢٦٥٣	٣٩١٢٥	محمود الحسن	منظور الله	مانسہرہ	١٤٠٦ / ١٩٨٦	٧٩	٦٠	٦٨	٩١	٨٩	٥٩	٤٤٦	〃	

(ختم: وفاق المدارس العربية — توقيع)

كشف نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان ١٤٢٢هـ / ٢٠٠١م المرحلة الثانوية العامة للبنين

اسم المدرسة / الجامعة: جامعه عثمانيه — العنوان: پشاور — ثانويه عامه سال ١٤٢١

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الأب	مديريه	تاريخ الولادة	الأرقام المحصلة (١)	(٢)	(٣)	(٤)	(٥)	(٦)	المجموع	التقدير	الكوائف
٥١٧٥	٦٧٤٠٣	محمد شعيب	عاشق سليم	نوشہرہ	١٤٠٣ / ١٩٨٣	٩٥	٩٥	١٠٠	١٠٠	٩٩	٩٥	٥٨٤	ممتاز	مع درجة الترتيب الثالثة
٥١٧٦	٦٧٤٠٤	رفيق احمد	حبيب احمد	〃	١٤٠٥ / ١٩٨٥	٨٧	٩٣	٩٦	٩٨	١٠٠	٩٥	٥٦٩	〃	
٥١٧٧	٦٧٤٠٥	زاہد خان	[illegible] محمد	〃	١٤٠١ / ١٩٨١	٩٥	٩٤	٩٣	٩٦	١٠٠	٨٨	٥٦٦	〃	
[illegible]	[illegible]	سيف الرحمن	عزيز [illegible]	[illegible]	١٤٠٤	٨٦	٨٧	٩١	[illegible]	٩٥	٩٥	٥٥٢	〃	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	محمد رؤف خان	كرك	١٤٠٢ / ١٩٨٢	٩٤	٩٢	٧٧	٩٦	٩٢	٩٢	٥٥١	〃	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	محمود على خان	[illegible]	١٤٠٢ / ١٩٨٢	٩٦	٩١	٧٧	٩٨	٨٤	٨٨	٥٥٥	〃	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	١٤٠٢ / ١٩٨٢	٩٦	٨٣	٨٤	٩٤	٩١	٩٨	٥٦٩	〃	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	١٤٠٢ / ١٩٨٢	٩٨	٨٥	٧٨	٩٤	٨١	٦١	٥٢٩	〃	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٨٩	٨٦	٨٤	٩٥	٩٣	٧٨	٥٠٢	جيد جداً	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٨٤	٩٨	٩٠	[illegible]	٨٦	٥٠٢	ممتاز	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٩١	٤٦٩	جيد جداً	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٧٥	٧٥	[illegible]	[illegible]	٥٥	٤٧٨	〃	

...وية العامة

... للبنين

...ربية باكستان

...ان بشاور

الكوائف	التقدير	المجموع						
	جيد جداً							
	//							
	ممتاز	٤٨٣						
	جيد	٤٤٣	٨٨					
	جيد جداً	٤٧٧	٥٣	٨٢				
	//	٤٤٣	٥٤	٨٩	[illegible]			
	ممتاز	٥٣١	٩٠	٩٣	٩٤			
	//	٤٨٤	٩٠	٧٧	٩٨	٧٧		
	//	٥٤٥	٩٠	٩٢	٩٦	٨٦	٨٢	
	//	٥٧٤	٩٥	٩٦	١٠٠	٨٧	٩٦	١٠
	//	٤٩٩	٦٣	٩١	٩٢	٧٩	٨٢	٩٢
الاول في ...	//	٥٩١	١٠٠	١٠٠	١٠٠	١٠٠	٩١	١٠٠

٨٥ ٩٢ ٧٧ ٧٥ ٦٦ ... بشاور

٨٤ ٩٣ ٧٤ ٨٣ ٧٢ ... كوهاث

مكتب نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان المرحلة الثانوية العامة

اسم المدرسة/ الجامعة ـــ جامعة عثمانية ـــ العنوان بشاور ـــ للبنين

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الاب	مديرية	تاريخ الولادة	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	المجموع	التقدير	الكوائف
٥١٩٩	٦٧٤٢٧	محمد سليمان	ذاكر الله	بشاور	١٣٩٨ / ١٩٨٧	٨٤	٦٣	٨٢	٩٤	٨٦	٩٠	٤٩٩	ممتاز	
٥٢٠٠	٦٧٤٢٨	نادر شاه	منهاج الدين	هنگو	١٤٠٢ / ١٩٨٢	٨٨	٨٨	٧٠	٧٠	٩٣	٦٤	٤٧٢	جيد جداً	
٥٢٠١	٦٧٤٢٩	عبد السلام	احسان الحق	بشاور	١٤٠٢ / ١٩٨٢	٧٢	٨٢	٨٠	٨٥	٨٩	٤٨	٤٥٧	//	
٥٢٠٢	٦٧٤٣٠	هبة الله	خان بهشت خان	كرك	١٣٩٩ / ١٩٧٨	٩٤	٧٩	٧٩	٩٤	٨٥	٨٣	٥١٣	ممتاز	
٥٢٠٣	٦٧٤٣١	محمد شعيب	امان الله	//	١٤٠٢ / ١٩٨٢	٩٤	٩٢	٧٧	٩٦	٩٢	٨٣	٥٣٤	//	
٥٢٠٤	٦٧٤٣٢	شوكت خان	على زمان	[illegible]	١٤٠٢ / ١٩٨٢	٩٦	٩١	٧٧	٩٨	٨٤	٨٥	٥٣١	//	
٥٢٠٥	٦٧٤٣٣	سيد جلال	محمد شفيق	ملاكنڈ ايجنسي	١٤٠٢ / ١٩٨٢	٩٦	٨٣	٨٤	٩٤	٩١	٩٤	٥٤٢	//	
٥٢٠٦	٦٧٤٣٤	جهانزيب خان	محبت خان	نوشهره	١٤٠٢ / ١٩٨٢	٩٨	٨٥	٧٨	٩٤	٨١	٩٠	٥٢٦	//	
٥٢٠٧	٦٧٤٣٥	عبد اللطيف	محمود شاه	بشاور	١٤٠٢ / ١٩٨٢	٨٩	٨٦	٨٤	٩٥	٩٣	٦٣	٥٠٩	//	
٥٢٠٨	٦٧٤٣٦	محمد شكيل	عزيز الرحمن	مانسهره	١٤٠٤ / ١٩٨٤	٧٩	٧٩	٨٤	٩٨	٩٠	٧٨	٥٠٨	//	
٥٢٠٩	٦٧٤٣٧	منير احمد	شبير احمد	بشاور	١٤٠٢ / ١٩٨٢	٧٨	٧٨	٧٩	٨٥	٩٠	٨٨	٤٩٧	//	
٥٢١٠	٦٧٤٣٨	وصال احمد	غلام محمد	دير	١٤٠١ / ١٩٨١	٨٠	٩٠	٦٥	٩٨	٨٩	٤٥	٤٦٧	جيد جداً	

مكتب نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان — ١٤٢١هـ / ٢٠٠١م المرحلة الثانوية العامة

اسم المدرسة/الجامعة: جامعہ عثمانیہ — العنوان: پشاور
عثمانیہ کالونی نزد ... للبنین

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الاب	مديرية	تاريخ الولادة	الأرقام المحصلة في كل ورقة						المجموع	التقدير	الكوائف
٥٢١١	٦٧٤٣٩	زين العابدين	احمد دين	ڈیرہ اسماعیل خان	١٤٠٢ / ١٩٨٢	٨٩	٨١	٧١	٧٥	٩٧	٥٨	٤٧١	جيد جداً	
٥٢١٢	٦٧٤٤٠	نعیم احمد	نور محمد	نوشہرہ		٦٨	٨٩	٧٤	٩٦	٩٤	٨٥	٥٠٦	ممتاز	
٥٢١٣	٦٧٤٤١	فيصل محمود	غلام یحیی	مردان	١٤٠٣ / ١٩٨٣	٨٢	٨٨	٧٣	٩٢	٩٢	٦٣	٤٩٠	//	
٥٢١٤	٦٧٤٤٢	فيض الله جان	سکندر جان	چارسدہ	١٤٠١ / ١٩٨١	٤٣	٧٥	٥٣	٨٥	٨٧	١٣	٣٥٦	جيد	

عبد ... محمد

مكتب نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان — ١٤٢٢هـ / ٢٠٠١م المرحلة المتوسطة

اسم المدرسة/الجامعة: جامعہ عثمانیہ — العنوان: پشاور
عثمانیہ کالونی نزد ... صدر — للبنین

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الاب	مديرية	تاريخ الولادة	الأرقام المحصلة في كل ورقة							المجموع	التقدير	الكوائف
٥٥-١	٥٢-٦٧	کاشف الرحمن	جمشید گل	نوشہرہ	١٤٠٦ / ١٩٨٦	٧٠	١٠٠	٨٦	١٠٠	١٠٠	١٠٠	١٠٠	٥٥٦	ممتاز	
٥٥-٢	٥٢-٦٨	فیاض احمد شاہ	نفضل حسین	"	١٤٠٣ / ١٩٨٣	٤٨	٨٦	٩٠	٩٦	٥٦	٨٥	٨٤	٤٦١	جيد جداً	
٥٥-٣	٥٢-٦٩	محمد عاصم	محمد نسیم خان	"	١٤٠٦ / ١٩٨٦	٩٠	٩٥	٩٣	١٠٠	١٠٠	٩٥	٩٠	٥٧٣	ممتاز	
٥٥-٤	٥٢-٧٠	تحسین اللہ	نجم الرحمن	"	١٤٠٦ / ١٩٨٦	٨٨	٩١	٩٥	٩٩	٤٥	٩٠	٨٣	٥٢٨	"	
٥٥-٥	٥٢-٧١	حاجی محمد	حبیب شاہ	پشاور	١٤٠٢ / ١٩٨٢	٧٩	٩٦	٩٧	١٠٠	٤١	١٠٠	٨٩	٥٢٢	"	
٥٥-٦	٥٢-٧٢	حافظ محمد	صاحبزادہ	"	١٤٠٢ / ١٩٨٢	٦٧	٧٥	٩٦	١٠٠	١٠٠	١٠٠	٨٦	٥٢٨	"	
٥٥-٧	٥٢-٧٣	منیم شاہ	جعفر شاہ	"	١٤٠١ / ١٩٨١	٧٨	٩٤	٩٧	١٠٠	٩٨	٨٥	٧٧	٥٥٢	"	
٥٥-٨	٥٢-٧٤	محمد ابرار	انور خان	"	١٤٠٥ / ١٩٨٥	٥٠	٩٣	٨٤	١٠٠	٢ ورق	٧٨	٥٦	٤٠٧	جيد جداً	
٥٥-٩	٥٢-٧٥	رضوان اللہ	سعادت خان	"	١٤٠٥ / ١٩٨٥	٨٨	٦٤	١٠٠	١٠٠	٩٨	١٠٠	٧٦	٥٥٠	ممتاز	
٥٥١٠	٥٢-٧٦	عطاء اللہ	رضوان اللہ	"	١٤٠٥ / ١٩٨٥	٨٠	٩٥	٨٢	٨٥	٥١	٨٠	٦٥	٤٦٢	جيد جداً	
٥٥١١	٥٢-٧٧	احمد حسین	محمد حسین	"	١٤٠٤ / ١٩٨٤	٧٢	٨٥	٨٥	٨٨	٢٨	٨٠	٦٥	٤٢٨	"	
٥٥١٢	٥٢-٧٨	محمد عمران	جہانزیب	"	١٤٠٦ / ١٩٨٦	٧٠	٨٦	٩١	١٠٠	٦٧	١٠٠	٦٠	٥١٤	ممتاز	

Scanned with CamScanner

اعلان

جامعہ عثمانیہ میں تعلیمی سال نمبر 10 کیلئے داخلے کے نظام الاوقات کا اعلان کیا جاتا ہے۔ طلبہ اور ان کے (و)الدین سے درخواست ہے کہ اس نظام الاوقات کی پابندی کریں۔

شعبہ بنین

☆قدیم طلبہ کے داخلے کی تجدید — ۲۴ دسمبر ۲۰۰۱ء بروز پیر (۸ شوال المکرم غالباً)
☆جدید داخلے کیلئے فارم کا حصول — ۲۴، ۲۵ دسمبر (صبح ۸ بجے تا شام ۴ بجے)
— ۲۶ دسمبر (صبح ۷-۳۰ تا ۳۰-۹ بجے)
☆جدید طلبہ کا امتحان داخلہ (تحریری) — ۲۶ دسمبر بروز بدھ (۱۰ بجے تا ۱ بجے دوپہر)
☆نتائج کا اعلان (درجہ ثانیہ تا دورہ حدیث) — ۲۸ دسمبر بروز جمعہ (۳ بجے)
☆نتائج کا اعلان (درجہ اعدادیہ تا اولی) — ۲۹ دسمبر بروز ہفتہ (صبح ۱۱ بجے)
☆کامیاب طلبہ کا انٹرویو (درجہ ثانیہ تا دورہ حدیث) — ۲۹ دسمبر بروز ہفتہ (۹ بجے)
☆کامیاب طلبہ کا انٹرویو (درجہ اعدادیہ تا اولی) — ۳۰ دسمبر بروز اتوار (۹ بجے)

درجہ تخصص

☆فارم داخلہ کا حصول — ۲۴ تا ۲۸ دسمبر
☆امتحان داخلہ — ۲۹ دسمبر بروز ہفتہ (۱۰ بجے تا ۱ بجے)
☆نتائج کا اعلان — ۳۰ دسمبر بروز اتوار (۴ بجے شام)
☆کامیاب فضلاء کا انٹرویو — ۳۱ دسمبر بروز پیر (۱۰ بجے تا ۲ بجے)

شعبہ بنات

☆فارم داخلہ کا حصول — ۲۴ تا ۲۶ دسمبر (۸ بجے تا ۴ بجے)
— ۲۷ دسمبر (۳۰-۷ تا ۳۰-۹)
☆امتحان داخلہ — ۲۷ دسمبر بروز جمعرات (صبح ۱۰ تا ۱ بجے)
☆نتائج کا اعلان — ۳۰ دسمبر بروز اتوار (۴ بجے شام)
☆کامیاب طالبات کا انٹرویو — ۳۱ دسمبر بروز پیر (۱۰ بجے صبح)
افتتاح اسباق — ۲ جنوری ۲۰۰۲ء بروز بدھ (۱۷ شوال غالباً)

(ا)نتظامی ضروریات کے پیش نظر لازمی قرار دیا گیا ہے کہ داخلہ فارم کے حصول کے وقت طالب علم (طالبہ نہیں) (ب)عدد تازہ ترین تصویر پیش کرنا لازمی ہوگا۔ جسے طالب علم کے داخلہ فارم پر چسپاں کردیا جائے گا۔

از شعبہ تعلیمات

جامعہ عثمانیہ پشاور فون: 273561

مکتب نتائج الاختبار السنوی لوفاق المدارس العربیۃ باکستان — ١٤٢٢ھ / ٢٠٠١ء المرحلۃ المتوسطۃ للبنین

اسم المدرسۃ/الجامعۃ: جامعہ عثمانیہ
العنوان: پشاور — عثمانیہ کالونی نوتھیہ روڈ صدر

رقم الجلوس	رقم التسجیل	اسم الطالب	اسم الاب	مدیریہ	تاریخ الولادۃ	الأرقام المحصلۃ في کل ورقۃ							المجموعۃ	التقدیر	الکوائف
٥٥١٣	٥٢٠٧٩	عبد الرزاق	شہباز گل	ہنگو	١٤٠٣ھ / ١٩٨٣ء	٨٣	٩٤	١٠٠	١٠٠	٥٧	١٠٠	٨٢	٥٢٦	ممتاز	
٥٥١٤	٥٢٠٨٠	سلیم الرحمٰن	عبد الرحمٰن	"	١٤٠٨ھ / ١٩٨٨ء	٥٠	٧٦	١٠٠	٩٥	٥٦	٩٩	٧٥	٤٧٦	جید جداً	
٥٥١٥	٥٢٠٨١	زمان اللہ	منیس اللہ	"	١٤٠٨ھ / ١٩٨٨ء	٧٠	٩١	٩٣	٩٣	١٠٠	٨٠	٧٥	٥٢٧	ممتاز	
٥٥١٦	٥٢٠٨٢	فضل معبود	فضل احد	صوابی	١٤٠٤ھ / ١٩٨٤ء	٩٥	١٠٠	٩٤	١٠٠	١٠٠	١٠٠	٨٦	٥٨٩	ممتاز مع مرتبۃ الشرف الثانیۃ	
٥٥١٧	٥٢٠٨٣	طاہر اللہ	نور محمد	خیبر ایجنسی	١٤٠٣ھ / ١٩٨٣ء	٦٨	٩١	٩٩	٨٥	٩١	١٠٠	٧٥	٥٢٩	"	
٥٥١٨	٥٢٠٨٤	محمد نعیم	محمد اعظم	مردان	١٤٠٦ھ / ١٩٨٦ء	٦٥	٤٨	٧٧	٩٥	٤٠	٧٨	٦٣	٤٦١	جید جداً	

Scanned with CamScanner

REGD. NO. P-402 MONTHLY AL ASR PESHAWAR

جامعہ عثمانیہ پشاور

Jamia Usmania Peshawar

منافع بخش کاروبار میں شرکت کی دعوت!

یایھاالذین اٰمنوا ھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم

(الصف/۱۰)

اے ایمان والو۔ میں بتلاؤں تم کو ایسی سوداگری جو بچائے تم کو ایک دردناک عذاب سے۔

کیا آپ چاہتے ہیں ؟ ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے یقیناً چاہتے ہوں گے کہ آپ کی حلال آمدنی دنیا و آخرت میں آپ کی بھلائی کا ذریعہ بنے تو اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا پرخلوص جذبہ اپناتے ہوئے قرب وجوار میں غرباء، فقراء، یتیم بچوں کا سہارا بنیں اور دین کے کاموں خصوصاً مدارس عربیہ کی سرپرستی فرماتے ہوئے اپنا مال دین سیکھنے والوں پر خرچ کریں۔

اس سلسلہ میں ﴿جامعہ عثمانیہ پشاور﴾ کو نہ بھولیں جس کے تعلیمی سال نمبر 9 (۲۲-۱۴۲۱ھ) کا سالانہ تخمینی بجٹ ۳۷۸۰۸۴۶ سینتیس لاکھ اسی ہزار آٹھ سو چھیالیس روپے ہے۔ جس میں ساڑھے تین لاکھ روپے کتب، تفسیر کی خریداری اور تیرہ لاکھ روپے تعمیرات کے لئے ہیں۔ آپ کی زکوٰۃ و عطیات اور چرم قربانی کا بہترین مصرف ﴿جامعہ عثمانیہ پشاور﴾ ہمیشہ کے لئے توجہات کی فہرست میں رکھیں۔

اکاؤنٹ نمبر 716-0
یونائیٹڈ بنک سنہری مسجد روڈ پشاور صدر
فون: 273561

آپ کا خیر اندیش
مفتی غلام الرحمٰن